ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 116

قیمت -/45 روپے

جون 2013ء



زیر تعمیر مسجد و مدرسہ شاہ ہمدان چکری روڈ راولپنڈی کا منظر

فہرست مضامین

خاتونِ جنتؑ

علی احمد قمر

علی کی زوجہ اطہر و فاطمہ زہرہ
نبی کے گھر کا وہ ماہ منور فاطمہ زہرہ

نبی کی آل کا گہورہء تربیت اول
وہی ہیں مادر شبیر و شبر فاطمہ زہرہ

علی شیرخدا کے گھر کی زینت اور رونق بھی
دلیل صبح پہ نور و معطر فاطمہ زہرہ

گداؤں کو نہ خالی ہاتھ اپنے گھر سے لوٹایا
سخاوت کے سمندر کا وہ گوہر فاطمہ زہرہ

جو شب بیداریوں میں یاد کرتے ہیں شہیدوں کو
سلاتی ہیں شبوں کو ان کو آ کر فاطمہ زہرہ

بہاتے ہیں جو آنسو گلشن زہرہ کی کلیوں پہ
بلاتی ہیں انہیں خود اپنے گھر پہ فاطمہ زہرہ

مناتے ہیں جو دن آلِ نبی کی یاد میں اکثر
انہیں دیں گی دعائیں روز محشر فاطمہ زہرہ

تفکر و تدبر

اہمیتِ علم

اداریہ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝

'پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے خلق کیا۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا عزت والا ہے، جس نے قلم سے علم سکھایا اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔'

قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالی نے انسان کے لیے علم کی اہمیت کو واشگاف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ یہ سورۂ علق کی ابتدائی آیات ہیں اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم پر غار حرا میں وحی کا آغاز ہی انہی آیات کی صورت میں ہوا۔ اس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ انسانی زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت علم کی ہے۔ سبب یہ ہے کہ انسان کے اشرف المخلوقات، خلیفۃ اللہ فی الارض اور مسجودِ ملائک ہونے کی بنیاد ہی علم ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالی دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے کہ خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کو 'علم الاسماء' سکھا کر ہی فرشتوں سے ممتاز ٹھہرایا اور اسی کو سببِ سجودِ ملائک قرار دیا۔ دینِ فطرت اسلام کی بنیاد بھی علم اور عقل پر رکھی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں علم اور تعقل و تفکر کی اہمیت پر بار بار زور دیا گیا ہے۔ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلب و تحصیل علم کو تمام مسلم مردوں اور عورتوں کے لیے فرض قرار دیا ہے، چنانچہ فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ علم حاصل کرنا مسلم مردوں اور عورتوں پر فرض ہے۔ (اس باب میں وہ حدیث جس میں حصولِ علم کے لیے چین جانے کا حکم ہے، دراصل موضوع روایت ہے۔)

حصولِ علم کی اہمیت پر یہ زور دراصل دینِ اسلام کی ترقی پسندی اور روشن خیال اعتدال پسندی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ علم کی بنیاد پر مغربی تہذیبوں نے اقوامِ عالم پر ہمہ گیر تسلط حاصل کیا ہے، جب کہ اہلِ اسلام روایتِ علم ہی سے دُور ہونے کے باعث پستی اور زوال کے گڑھوں میں گر گئے ہیں۔

سلسلۃ الذہب الصوفیہ علم و عمل کی اسی سنہری روایت کا امین ہے جو دینِ اسلام کا انمول تحفہ ہے۔ مشائخ سلسلۃ الذہب کے علمی کارناموں کی تاریخ اتنی شاندار ہے کہ دنیائے علم میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ حضرت شاہ ہمدان علی ثانی سید علی ہمدانیؒ افاضۂ علمی کے لیے باقاعدہ مدت کا تعین کرتے تھے اور تصنیف و تالیف کے شغل میں مصروف رہتے تھے، یہی حال حضرت شیخ علاء الدولہ سمنانیؒ، حضرت امام محمد نوربخشؒ اور دیگر مشائخ صوفیہ کا تھا، یہی سبب ہے کہ آج ان بزرگوں کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں تصانیف موجود ہیں اور اہلِ تصوف و اسلام کے لیے پرورشِ فکر و نظر کا سامان فراہم کر رہی ہیں۔

یہ حقیقت ہے گزشتہ چند صدیوں سے اصنافِ علم میں فلسفہ اور سائنس کی اہمیت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ تسخیرِ کائنات کا جو خصوصی فریضہ نوعِ انسانی کو سونپا گیا ہے اس کی انجام دہی کا سب سے بڑا ذریعہ سائنس ہے۔ چنانچہ یہ بات بلاخوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ جہاں اخروی کامیابی اور نجات کے لیے علمِ دین بنیادی شرط ہے وہاں دنیوی ترقی اور فلاح کے لیے سائنس اور علومِ جدیدہ کا حصول ناگزیر ہے۔

اہلِ صوفیہ نوربخشیہ صدیوں سے جن تاریخی اور جغرافیائی عوامل سے دوچار رہے، ان کے نتیجے میں اہلِ صوفیہ میں ترویجِ علم کا حد درجہ فقدان رہا۔ اہلِ صوفیہ میں نہ تو دینی علوم کی ترویج کے لیے کوئی مستند ادارہ تھا اور نہ علومِ جدیدہ کی اشاعت کا کوئی انتظام۔ لیکن گزشتہ چند دہائیوں سے اللہ کے فضل و کرم سے اس علاقے میں ایک

ہمہ گیر بیداری کی لہر آ چکی ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں نوربخشی طلبہ دینی اور دنیوی تعلیم سے خود کو مزین کرنے میں مصروف ہیں۔ بلتستان کے دارالخلافہ سکردو میں 'مدرسہ شاہ ہمدان' کے ایک عظیم تر منصوبے کی بنیاد رکھی جا رہی ہے، جس میں علومِ دینیہ کی ہمہ گیر تدریس کا اعلیٰ پیمانے پر بندوبست کیا جائے گا۔ دوسری طرف نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن نوربخشی نوجوانوں کو جدید تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے شب و روز کام میں مصروف ہے۔ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن نے اہم شہروں میں نوربخشی طلبہ کے لیے ہاسٹلز کے قیام کا منصوبہ بنایا ہے، جبکہ بعض منصوبے کامیابی سے چل رہے ہیں۔ یہ تنظیم ہر ہر شہر اور گاؤں میں لائبریریوں کے قیام پر بھی توجہ دیتی ہے اور طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں رہنمائی بھی فراہم کرتی ہے۔ اس سلسلے میں چند اہم تجاویز یہ ہیں:

۱۔۔۔ لائبریری اور دارالمطالعہ کے قیام کے منصوبے کو ہر ہر شہر اور گاؤں تک پھیلایا جائے۔

۲۔۔۔ ہر لائبریری کے ساتھ ریسورس سنٹر ہو جہاں کمپیوٹرز، انٹرنیٹ اور خصوصی تحقیق کی سہولتیں فراہم ہوں۔ نیز مقابلے کے امتحان کی تیاری کرنے والوں کے لیے خصوصی علمی اور معلوماتی مواد کتب، رسائل اور انٹرنیٹ کی صورت میں دستیاب ہو۔

۳۔۔۔ ایک نوربخشی مرکزی دارالاشاعت اور پریس کا قیام عمل میں لایا جائے، جہاں تمام نوربخشی کتابوں کے ترجمے، تصنیف، تالیف اور تحقیق کا کام وسیع بنیادوں پر ہو۔ نیز دینی اور سائنسی معلومات پر مشتمل پمفلٹ اور خبرنامے شائع کیے جائیں۔

۴۔۔۔ طلبہ کی رہنمائی کے لیے 'کیریر گائیڈنس سروس' شروع کی جائے، جس میں ان تمام علمی شعبوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں جن میں داخل ہو کر طلبہ اعلیٰ روزگار حاصل کر سکیں۔ یاد رہے کہ ایک وقت تک صرف میڈیکل، انجینئرنگ، وکالت اور تدریس کو ہی تربیت کے اہم شعبے شمار کیا جاتا تھا، فی زمانہ ایسے شعبوں کی تعداد سینکڑوں میں پہنچ گئی ہیں۔

۵۔۔۔ ہر سال کم از کم پچاس نوربخشی طلبہ سول سروس CSS کے امتحان میں حاصل لیں، تاکہ انتظامی شعبوں میں نوربخشی کی نمائندگی کے فقدان کا ازالہ ہو۔

۶۔۔۔ مذہبی مدرسوں میں جدید تعلیم کا فی الفور بندوبست کیا جائے اور بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات میں شرکت کو لازمی قرار دیا جائے۔

۷۔۔۔ جدید تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ اور دینی طلبہ کو باہمی میل ملاپ کا موقع فراہم کیا جائے اور حتی الامکان کالجوں کے طلبہ کے لیے قائم کیے گئے ہاسٹلز میں دینی تربیت، مطالعے اور بحث و تمحیص کا سلسلہ شروع کیا جائے، تاکہ جدید تعلیم حاصل کرنے والے دینی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہو سکیں۔

۸۔۔۔ ذہین اور نادار طلبہ کے لیے مذہبی تنظیمیں اشتراکِ عمل سے وظائف کا فوری بندوبست کریں اور مخیر حضرات کو اس کارِ خیر میں شرکت پر آمادہ کریں، نیز تعلیمی وظائف کے موجودہ ذرائع سے ایسے طلبہ کو آگاہی فراہم کی جائے۔

۹۔۔۔ طلبہ کی ہمہ گیر تربیت کے لیے تمام شہروں میں سمر کیمپ کا بندوبست کیا جائے جہاں علمائے دین اور جدید تعلیم یافتہ اور دانشور حضرات کے خصوصی لیکچررز کا اہتمام ہو۔

۱۰۔۔۔ یوتھ فیڈریشن کے اراکین گھر گھر جا کر والدین کو اس بات پر قائل اور مائل کریں کہ وہ اپنے بچے حصولِ تعلیم کے لیے دینی اور مروجہ تعلیم کے اداروں میں بھیجیں۔

ان نکات پر عمل پیرا ہو کر نوربخشی دنیا میں ایک علمی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے، جس کے نتیجے میں اہلِ صوفیہ نوربخشیہ ایک ایسی قوم بن کر ابھرے گی جس کے اندر قوموں کی قیادت اور رہنمائی کی صلاحیت کے حامل افراد کی بہتات ہوگی اور جہاں اہلِ صوفیہ اپنی امن پسندی کے لیے اقوامِ عالم کی خاطر ایک روشن مثال ہیں وہاں اپنی علم دوستی، روشن خیالی اور ترقی پسندی کے باعث بھی اہلِ عالم کے لیے قابلِ رشک رہنما کردار ادا کر سکیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

گزارش:

مدیر نوائے صوفیہ حضرت علامہ محمد بشیر صاحب گردے کے عارضے میں ایک مدت سے مبتلا ہیں اور ان کی خون کی باقاعدہ صفائی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس سلسلے میں اہلِ خلوص کے تعاون کی بدولت تا حال علامہ صاحب کو معیاری علاج کی سہولت فراہم کی جاتی رہی ہے۔ مگر حقیقتاً فنڈ قریب الختم ہے کیونکہ علاج کا تخمینہ تقریباً تیس ہزار روپے ماہانہ ہے۔ چنانچہ تمام اہلِ صوفیہ سے گزارش ہے کہ وہ اس کارِ خیر کے سلسلے میں اپنا چندہ جناب غلام حسن شگری صاحب کے پاس جمع کروائیں۔

الکتاب

فضائل ذکر قرآن مجید کی روشنی میں

حاجی غلام حسین سرمیکی

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر افضل ترین عمل ہے ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو دل کے خلوص کے ساتھ لاالہ الا اللہ کہے ۔آپ کا ارشادگرامی ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ لاالہ الا اللہ کہےاوراس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل نہ جائے یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک جا پہنچتا ہے بشرطیکہ بندہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے ۔ وہ شخص ان سات خوش نصیب لوگوں میں سے ہوگا جنہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے سائے میں اس دن جگہ عطا فرمائے گا جس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عقلمند کہا ہے ۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ قیامت کے دن ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ عقل مند لوگ کہاں ہیں ؟ لوگ پوچھیں گے کہ عقلمندوں سے کون مراد ہے؟ جواب ملے گا جو اللہ کا ذکر کرتے تھے ۔کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں)اللہ کا ذکر کرتے تھے اور آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے پر غور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا اللہ تو نے یہ سب بے فائدہ پیدا نہیں کیا ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے۔اس کے بعد ان لوگوں کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا جس کے پیچھے یہ سب جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا ہمیشہ کے لیے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ لہذا خود بھی ذکر کریں اور دوسروں کو بھی اس بارے میں ترغیب دیں تا کہ بار جیت (قیامت) کے دن شرمندگی اٹھانا نہ پڑے ۔اور فلاح دارین حاصل ہو جائے ۔کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی زندگی اور کامیابی جو قیامت کے ایک دن کے برابر بھی نہیں ہے اس میں پھنس کر اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ تک پہنچائیں ۔خدا ہمیں ذکر کثیر کرنے کی توفیق عطا فرما اور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کی آل پر بے شمار رحمت، برکت اور سلامتی نازل فرمائیں ۔

قرآن کریم میں اگر چہ ۱۴۰ سے بھی زائد جگہوں پر ذکر کے حوالے سے ارشادفرمایا ہے تاہم ذیل میں چند ایک آیات کا حوالہ دیا جاتا ہے تا کہ ذکر کی اہمیت واضح ہو:

۱۔ فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون. (البقرۃ) ترجمہ،سوتم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔

۲۔ واذکر ربک فی نفسک تضرعاً وخفیۃً ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین (الاعراف) ترجمہ، اوراپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی وانکساری سے اور خوف وخستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح وشام (ذکر حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

۳۔ واذکر اللہ کثیرا لعلکم تفلحون. (الانفال) ترجمہ،اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔

۴۔ الذین امنواوتطمئن قلوبھم بذکراللہ الا بذکراللہ تطمئن القلوب. (الرعد) ترجمہ، جولوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

۵۔ یاایھاالذین امنو ا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا، وسبحوا بکرۃ واصیلا. (الاحزاب) ترجمہ، اے ایمان والو،تم اللہ کا ذکر کیا کرو، اور صبح وشام اس کی تسبیح کیا کرو۔

احادیث میں بھی ذکر کے حوالے سے فرمایا گیا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ کے اور جو ذکر نہیں کرتا وہ مردہ کے مانند ہے۔(بخاری ومسلم) ایک حدیث قدسی کے مطابق اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ ذکر کرتا ہے تو میں اس کے پاس موجود ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ کسی گروہ میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر ایسی جماعت میں کرتا ہوں جو اس گروہ سے بہتر ہے"۔(بخاری ومسلم) حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایسے اعمال سے آگاہ نہ کروں جو ان اعمال سے بہتر ہیں جو تمہارے خیال میں بہترین اور پاکیزہ ہیں اور بلند درجات والے بھی۔ اللہ کی راہ میں سونا اور چاندی خرچ کرنے اور جہاد کرنے سے بہتر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، ایک بدوی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "کون سا آدمی بہتر ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "خوشخبری ہے اس آدمی کے لیے جس نے طویل عمر پائی اور اس کے اعمال بہترین ہوئے"۔پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب تو دنیا سے جدا ہو تو تیری زبان پر ذکر الٰہی ہو یعنی مرتے دم تک زبان پر ذکر الٰہی جاری ہو، جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور وہاں اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اس کا وہاں بیٹھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لیے افسوس اور خسارہ کا باعث ہوگا۔مزید براں یہ کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ بہت باتیں نہ بنایا کرو کیونکہ ایسی باتیں دل کو سخت کردیتی ہے۔خیال رہے کہ قیامت کے دن لوگ افسوس کریں گے میں نے اپنی زندگی کی ایک ساعت بھی ذکر کے بغیر کیوں بسر کی اور ہمیشہ اور ہر ساعت ذکر کرنے والوں میں میرا شمار کیوں نہیں ہوسکا۔ کیونکہ ذکر کی مجالس جنت کے باغوں میں سے ایک باغ تھا لہٰذا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ پرسکون رہے اور اللہ کی قربت، رضا اور معرفت حاصل کرے اور دین دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرے۔اسے چاہیے کہ ہمیشہ ذکر کثیر کرتا رہے۔ کیونکہ بقول قرآن مجید یقیناً فلاح پا گیا وہ شخص جو تزکیہ نفس کرتا رہے۔ہمیں چاہیے کہ راحت اور مصیبت دونوں صورتوں میں اللہ کو یاد کرتے رہیں اور حقیقی خوشی اور کامیابی حاصل کریں، خدا ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔سلامتی ہو ان پر جو ہدایت کے پیروکار ہوں۔

آمین۔ وما توفیق الا باللہ۔

بقیہ: نوربخش کے سائنسی افکار

اعادہ بھی ضروری ہے کہ چونکہ تبدیلی ممکن ہے لہٰذا منفی سے مثبت اور مثبت سے منفی دونوں سمتوں میں تبدیلی کا امکان تو ہمیشہ موجود رہتا ہے۔تاہم ایک بار منفی سے مثبت سمت میں تبدیلی کا آغاز ہو جائے اور اس سمت میں اپنے روحانی سفر کو برقرار رکھ پائے تو وہ لوگ یقیناً بہت خوش قسمت ہوں گے۔اللہ پاک ہمیں اپنے اخلاق کو ہمیشہ مثبت سمت میں آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

چونکہ میر سید محمد نوربخشؒ کی مذکورہ بالا ہدایات کے مطابق قیافہ شناسی میں ہر ہر عضو کی کیفیت اور تشخیص کے سلسلے میں بہت زیادہ محتاط اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، ہم کسی بھی عضو کی مخصوص کیفیت سے متعلقہ کرداری صفات کا ذکر یہاں نہیں کریں گے کیونکہ ضروری نہیں کہ وہ صفت دیگر اعضاء کی اجماعی جائزے کے بغیر درست ثابت ہو۔

بقیہ: خواتین کے حقوق کے علمبردار

ہیں؟ حیا اور اخلاق فاضلہ میں ان کے کردار کیسے رچے بسے تھے؟ تربیت اولاد میں امام حسین اور امام حسن علیہ السلام کے سانچے کیسے ڈھلے تھے؟

آج اگر پاکستان میں یا کسی اسلامی معاشرے میں عورت کو وہ حقوق حاصل نہیں جو نبی مہربانؐ نے متعین کیے تو اس کے لیے قصوروار اسلام اور اس کی تعلیمات نہیں۔ یہ قصور بھی ہمارا ہے۔اور ان حقوق کے تحفظ کی ذمہ داری بھی ہماری ہے۔آج ہمیں مغرب کی تقلید سے مکمل بچنا ہوگا اور دور جاہلیت کی خرابیوں کو بھی خود سے دور کرنا ہوگا۔ باطل مغربی افکار اور اطوار کو رد کرتے ہوئے اپنی مسلم شناخت پر احساس تفاخر پیدا کرنا ہوگا۔

تو آیئے! ہم اپنے لیے دعا کریں اور عزم کریں کہ جب حضرت فاطمہ الزہرا علیہ السلام اہل جنت کی عورتوں کی قیادت کرتے ہوئے جنت میں داخل ہوں تو ہم بھی ان کے قافلے میں آگے نہ سہی پیچھے تو موجود ہوں۔

اہل بیت

اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد ذکریا نعیمی، خپلو

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کر دے

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ اسمِ گرامی ہے جسے ادا کر کے زبان الفاظ کی مٹھاس چکھ کر، سماعت آواز کی مٹھاس سن کر، آنکھ بصارت کی مٹھاس پا کر، دماغ و قلب ایمان کی مٹھاس سے آشنا ہوتے ہیں۔ تصور اس ہستی کی طرف راجع ہوتا ہے جو "لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ" کی مظہر و مخاطب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو اسماء ذاتی ہیں۔ دونوں کا مادہ "حمد" ہے۔ جو خدائے پاک کی تعریف اور ثناء کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ "محمد اور احمد" کی مختصر معنوی و لغوی فضیلت درج ذیل ہیں۔

الف: محمد، حمد سے (مضاعف) مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بروزن "مفعل" بمعنی ستودہ خصائل یعنی سب سے زیادہ تعریف کیا گیا۔ جو لوگ آپ کا کلمہ نہیں پڑھتے "محمد" کے لفظ کی ادائیگی سے وہ لوگ بھی لفظاً و معناً آپ کی ان تمام محمود خصوصیات کا اعتراف کرتے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پائی جاتی ہیں۔ آپؐ ہی مقام محمود پر فائز ہیں۔

ب: احمد، حمد سے "افعل" التفضیل کا صیغہ ہے۔ معنی ہے کہ جس نے رب السموات والارض کی حمد و ثناء جملہ اہل السموات والارض سے بڑھ کر کی ہو۔

حضرت ہاجرہ اور حضرت مریم کی طرح حضرت آمنہ نے بھی اپنے نومولود کا نام "احمد" رکھا۔ ایک روایت یہ بھی ہے جو کہ مسلم ہے کہ آپ کا اسم گرامی "محمد" آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے رکھا تھا۔ جب آپ کی پیدائش کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا گیا۔ عقیقہ کی دعوت میں بہت سے اہل قریش مدعو تھے کھانے کے بعد انہوں نے دادا سے پوتے کا نام پوچھا۔ آپ نے بتایا کہ میں نے اس کا نام "محمد" رکھا ہے۔ کہنے لگے کہ یہ نام تو آپ کے خاندان میں بالکل نیا اور مختلف ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے جواب دیا کہ ہاں! میں چاہتا ہوں کہ آسمان پر اللہ اور زمین پر خلق اللہ اس کی تعریف کرے۔

لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید میں چار جگہوں پر آیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ.

ترجمہ: اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رسول ہی تو ہیں بے شک ان سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ (آل عمران)

وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ.

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول اور نبیوں کے (سلسلہ کو) ختم کرنے والے ہیں۔ (الاحزاب ۴۰)

وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ.

ترجمہ: اور ایمان لاؤ اس پر جو محمدؐ پر نازل کیا گیا اور ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔ (سورہ محمد ۲)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ

ترجمہ: محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ (وہ صحابہ ہیں) جو کافروں پر سخت اور آپس میں نرم ہیں۔ (سورہ الفتح ۲۹)

دوسری طرف اسم "احمد" قرآن مجید میں ایک ہی دفعہ آیا

ہے۔

ترجمہ: اور جب عیسٰی ابن مریمؑ نے کہا اے بنی اسرائیل بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول (ہوکر آیا ہوں) تصدیق کرنے والا ہوں اس کی جو تمہارے ہاتھوں میں ہے (یعنی توراۃ) اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اور اس کا نام ہوگا "احمد"۔

انجیل میں آپؐ کے ذکر مبارک (تراجم میں) یونانی زبان کا لفظ پیراکلیطوس (اصل عبرانی لفظ 'فارقلیط' استعمال ہوا ہے) جو کہ معنی و مفہوم کے لحاظ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مترادف ہے۔ متعصب عیسائیوں اور یہودیوں نے عناد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اس لفظ پیراکلیطوس (Perklytos) جس کا معنی ہے 'تعریف کیا گیا'۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیراکلیٹس (Paracletus) جس کا معنی ہے 'تسلی دینے والا' سے بدل دیا۔ جس سے اس کا مطلب بدل گیا ہے۔ جو کہ لفظ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معنی و مفہوم سے میل نہیں کھاتا۔ البتہ برناباس کی انجیل میں یہ لفظ پیراکلیطوس آج بھی اپنی صحیح شکل میں موجود ہے۔

زرتشت اور سدھارتھ (مہاتمابدھ) نے میتیا (Metteyya) میں آپؐ کی آمد کی بشارت کے لیے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ جن کا مفہوم و مطلب "محمد" کا ہم معنی ہے۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ "جس کا نام محمد ہوگا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا"۔ قاضی عیاض اپنی مشہور عالم کتاب الشفاء بعریف حقوق المصطفیٰ جلد اول میں لکھتے ہیں کہ "قیامت کے دن ایک اعلان ہوگا کہ جس کے نام میں محمد کا کلمہ موجود ہے وہ جنت میں چلا جائے۔"

لفظ "محمد" میں وہ کشش اور برکت ہے جو کسی دوسرے لفظ میں نہیں۔ جسے نام کا جزو بنایا جائے۔ حضرت امام مالک سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ اہل مکہ کے ہاں یہ بات مشہور ہے کہ جس گھر میں محمد نام والا ہوتا ہے وہ گھرانہ پھلتا پھولتا ہے اور ان کو ان کے پڑوسیوں کو زیادہ رزق دیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سن کر درود پڑھنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید نے تو عام حالت میں بھی آپؐ پر درود پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس حکم کے ذریعے روایات میں درود پڑھنے کی فضیلت بالخصوص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم ذاتی محمدؐ سن کر درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں ہوتی ہیں۔ دس گناہوں کی معافی ہوتی ہے اور دس درجات کی بلندی کی نوید سنائی گئی ہے۔ درود نہ پڑھنے والے کو منافق کہا گیا ہے۔ بلکہ من لم یصلی علی فقد جفانی. (جس نے مجھ پر درود نہ بھیجا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔) کی مشہور حدیث وارد ہوئی ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ آپؐ کا اسم گرامی "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سن کر کم از کم "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ضرور کہنا چاہیے۔ غرضیکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی یہ برکتیں اور فضیلتیں ہمیشہ کے لیے اور ساری دنیا کے لیے باعث برکت اور باعث رحمت ہیں۔

یہ اسم "محمد" جس کی گزشتہ چودہ صدیوں سے زمانہ تعریفیں کر رہا ہے۔ بلکہ یہ لفظ زمانہ ماقبل اسلام میں بھی باعث تسکین وامان رہا ہے۔ اور آج بھی وجہ حفاظت وسکون ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عالم اسلام کو اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اسم محمد پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

اھل بیت

حضور اکرمؐ کی عاداتِ برگزیدہ

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی، پی ایچ ڈی (فقہ)

بارگاہِ نبوت میں معافی کی علامت، مہمانوں کی مہمان نوازی، کھانا تناول فرماتے وقت حضور اکرمؐ کا اسوۂ حسنہ، حضور اکرمؐ کی نشست، حضور اکرمؐ کی تفریح، بکریوں کی تعداد، آنحضرتؐ کا مسکرانا، غم کے وقت کیفیت، خوشی کے وقت کیفیت، آنحضرتؐ کے خانگی مشاغل، بازار کے کام کرنے میں عار نہ محسوس فرمانا، بارش برستے وقت خوشی کا اظہار، خط لکھوانے میں آپؐ کی عادت، خواب پوچھنے کا شوق، گھوڑے سے محبت، کبھی کبھی باغات میں تفریح اور حضور اکرمؐ کے تیرنے کا شوق یہ چند مبارک خصائل سیرتِ طیبہ کے گلہائے رنگ رنگ ہیں جن کو دیکھ کر طبیعت خوشگوار ہو جاتی ہے چمنستانِ سیرت کی سیر کو جی چاہتا ہے۔

امام المحدثین حافظ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ نے شمائل ترمذی تالیف فرمائی جس میں حضور اکرمؐ کے خلقِ عظیم کے بارے میں نہایت عمدہ انداز میں عکاسی کی گئی ہے۔ علماء کرام نے ترمذی شریف کے بارے میں فرمایا تھا کہ جس گھر میں حدیث کی یہ کتاب ہو وہاں حضور اکرمؐ چلتے، پھرتے اور مسکراتے نظر آتے ہیں۔ حضور اکرمؐ کی چند عاداتِ برگزیدہ شمائل ترمذی سے اکٹھی کی گئی ہیں تاکہ اسوۂ حسنہ کے منتخب پہلو سامنے آئیں اور ہم ان سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اب تفصیل ملاحظہ ہو:

۱۔ بارِ نبوت میں جب کسی قصوروار کا قصور اخلاق کریمانہ سے معاف ہو جاتا تو اس کی معافی کی علامت میں اپنا عمامہ مبارک اس کے پاس ارسال فرماتے۔

۲۔ خاص معزز مہمانوں کی مہمان نوازی بنفسِ نفیس انجام فرماتے۔

۳۔ کھانے کی چیز کبھی تنہا تناول نہ فرماتے بلکہ حاضرین کو شریک فرماتے اور غیر حاضر کا حصہ رکھتے۔

۴۔ کسی وقت کسی شخص کو اس کی کسی نشانی سے پکارتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص جوتا پہن کر قبروں پر پھر رہا تھا تو آپؐ نے اس کو منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: "او جوتی والے! جوتی اتار"

۵۔ کسی شخص کو اگر اتفاقاً آپؐ کے ہاتھ سے کوئی تکلیف پہنچ جاتی تو آپؐ تکلیف زدہ کو بدلہ لینے کا حق دیتے اور کبھی اس تکلیف کے عوض میں اس کو کوئی چیز عنایت فرماتے۔

۶۔ نشست میں عادتِ طیبہ مختلف رہی۔ کبھی بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ دونوں زانوؤں کے آس پاس لپیٹ لیتے۔ کبھی بجائے ہاتھوں کے کپڑا لپیٹ لیتے۔

۷۔ بیٹھے ہوئے ٹیک لگاتے تو اکثر الٹی جانب اور الٹے ہاتھ کی طرف لگاتے۔

۸۔ کبھی بطور تفریح کنوئیں کے دہانے میں پاؤں لٹکا کر اور پنڈلیاں کھول کر بیٹھتے۔

۹۔ آپؐ کے پاس (۱۰۰) سو بکریاں تھیں۔ آپؐ پسند نہیں فرماتے تھے کہ ان کی تعداد سو سے بڑھ جائے چنانچہ جب تعداد بڑھنے لگتی تو ان میں سے کسی ایک کو ذبح کر ڈالتے تاکہ سو کی تعداد باقی رہے۔

۱۰۔ کوئی شخص اپنی گم شدہ چیز کے لیے (جو مسجد سے باہر کہیں گم ہو گئی ہو) مسجد میں اعلان کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ناراض ہوتے اور فرماتے: لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ ضَالَّتَكَ یعنی اللہ تیری گم شدہ چیز نہ ملائے۔

۱۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی نہ ہنستے بلکہ صرف تبسم فرماتے۔ آپ کی انتہائی ہنسی میں صرف چند دندان مبارک نظر آتے۔

۱۲۔ آپؐ کے رونے میں بھی آواز نہیں نکلتی تھی بلکہ ٹھنڈا سانس لیتے، آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے اور سینے سے ایسی آواز سنائی دیتی جیسے کوئی ہانڈی ابل رہی ہے یا کوئی چکی چل رہی ہے۔

۱۳۔ جب آپؐ پر غم و غصہ طاری ہوتا تو دستِ مبارک سر اور داڑھی مبارک پر بار بار پھیرتے۔ ریش مبارک کو پکڑتے اور کبھی انگلیوں سے ان میں خلال کرتے اور فرماتے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

۱۴۔ آپؐ خوشی کے وقت نظر نیچے فرماتے۔

۱۵۔ کہیں سے صدقہ وغیرہ کی رقم آتی تو جب تک آپؐ غریبوں اور مستحقوں میں تقسیم نہ فرماتے، گھر تشریف نہیں لے جاتے۔

۱۶۔ آپؐ جب تک اپنے خانہ اقدس میں رہتے خانگی کاموں میں

باقی صفحہ نمبر 11 پر

اھل بیت

کانفرنس حضرت فاطمتہ الزھرا سلام اللہ علیھا

زاھدہ ابراھیم، اسلام آباد

NYF W.Wing کے زیر اہتمام عظیم الشان کانفرنس بسلسلہ ولادت حضرت فاطمہ الزہرا علیہ السلام

۲۰ جمادی الثانی بتاریخ یکم مئی بروز بدھ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں ایک عظیم الشان کانفرنس بسلسلہ ولادت حضرت فاطمہ الزہرا منعقد ہوئی۔ جس میں اسلام آباد، راولپنڈی اور علی پور سے کثیر تعداد میں خواتین اور طالبات نے شرکت کی۔ راولپنڈی اسلام آباد میں اس نوعیت کی یہ پہلی اور تاریخی کانفرنس تھی جس میں کثیر تعداد میں مسلک حقہ کی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بچیوں نے پرجوش اور انتہائی عقیدت کے ساتھ شرکت کی۔ اس کانفرنس کی وساطت سے خواتین نے اس بات کا عزم اور مصمم ارادہ کیا کہ ہم اپنی زندگی کو اس عظیم ہستی کی نقش قدم پر چلنے اور انہیں اپنے لیے عملی نمونہ حیات بنائیں گے۔ کانفرنس کا مقصد بھی اس عظیم ہستی جنہیں خاتون جنت جیسے لقب سے پکارتے ہیں کی سیرت طیبہ، اخلاق، تعلیمات، عملیات وعبادات اور دین اسلام کے لیے ان کی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے اپنی زندگی کو ان کی نقش قدم پر چلانا اور اپنے گھر، خاندان اور معاشرے میں ان کی تعلیمات کو عام کرنا ہے۔

اس عظیم الشان کانفرنس کی صدارت NYF W.Wing کے صدر مہرین انصاری نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور کی معلمہ ماریہ فضل جلوہ افروز تھیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مدرسہ ہذا کی ہی طالبہ کوثر اسحاق اور زبیدہ نے سرانجام دیے۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز حافظہ کومل مہدی نے سورہ رحمٰن کی تلاوت سے کیا۔ صدر مہرین انصاری نے خطبہ استقبالیہ میں آئے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اس کانفرنس کے مقصد اور انعقاد کے بارے میں حاضرین کو آگاہ کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضرت فاطمہ الزہراؑ سے عقیدت ومحبت کا مطلب صرف اور صرف عید منانا نہیں بلکہ ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا اور انہیں اپنے لیے مثالی شخصیت منتخب کرنا ہے۔ ہمیں علم کی روشنی سے اپنے کھوئے ہوئے مقام وتعلیمات کو دوبارہ حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ آج سے ہم سب عہد کریں کہ باقی ماندہ زندگی حضرت فاطمہ الزہراؑ کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل کریں تاکہ روز قیامت ہمیں ان کے سامنے شرمندگی محسوس نہ ہو۔

حضورہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج کا دن ہمارے لیے نہایت اہم اور انتہائی خوشی کا دن ہے۔ آج کے دن اللہ تعالٰی نے ہم عورتوں کے لیے حضرت فاطمہ الزہراؑ کی ذات کو عملی نمونہ کی صورت میں عطا کیا۔ دوسری اہم اور خوشی کی بات آج ہم سب کا متحد ہو کر ایک ہی پلیٹ فارم کے سائے تلے ایک ہی مقصد کے لیے اکٹھا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہم خواتین اور تعلیم یافتہ طالبات کے شعور وآگہی میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ یہ نسل معاشرے کی بہتری اور مسلک حقہ کی تعلیمات کو عام کرنے میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔

مدرسہ شاہ ہمدان علی پور کی طالبہ زہرا بتول نے نہایت جوشیلے اور ولولہ انگیز لہجے میں موجودہ دور کی عورت اور ایک حقیقی مسلمان عورت کا موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ ایک مسلمان عورت کی فکر دین وآخرت ہے جبکہ جدید عورت کی فکر کا محور صرف اور صرف دنیا کی زیب وزینت ہے۔ زرین نے اپنی خطاب میں مذاہب کے درمیان فرق اور مسلک حقہ کی دوسروں کے ساتھ ہم آہنگی پر روشنی ڈالی۔ کیونکہ مسلک حقہ اتحاد بین المسلمین کا ایک محور ہے۔ زاہدہ ابراہیم نے اپنی خطاب میں مسلک حقہ کے بارے میں تفصیلی روشنی ڈالی۔ اللہ نے انسان کو عقل اور منزل یعنی جنت دی۔ اور انسان کو اس دنیا میں آزاد کر دیا۔ ہر انسان اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے منزل تک پہنچنے کے لیے ایک راہ چن لیتا ہے وہ راہ مذہب ہے۔ اس طرح اس دنیا میں کوئی

ہندو ہے تو کوئی مجوسی، کوئی بدھ مت ہے تو کوئی سکھ۔ مگر سوائے مسلمان کے تمام مذاہب گمراہ ہیں کیونکہ ان کے پاس عقل ہے مگر منزل پر پہنچنے کے لیے غلط راستے کا انتخاب کیا ہوا ہے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے نہ صرف مسلمانوں کے لیے صراط مستقیم چنا بلکہ اس کی مزید رہنمائی کے لیے قرآن اور پیغمبر بھیجے گئے تاکہ بنی نوع انسان کی رہبری و رہنمائی ہو سکے۔

مہمان خصوصی محترمہ ماریہ فضل نے اپنی خطاب میں سورہ کہف کی آیت نمبر اسی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: "تم لوگوں کے لیے بہترین امت ہو کیونکہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔" انہوں نے اس آیت تطہیر کی روشنی میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی وضاحت کی اور کہا بحیثیت مسلمان ہم سب پر فرض ہے کہ ہر اچھے کام کا حکم دیں اور برائی اور غلط کام سے روکیں۔ انہوں نے خواتین پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگی میں آج کی اس بڑی ہستی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔

کانفرنس میں حمد، نعت اور قصیدہ پڑھنے والوں کے درمیان مقابلہ حسن بھی رکھا گیا۔ کانفرنس سے ثناء نے حمد باری تعالیٰ، صونیا، سمرین، حبیبہ امین، سلمیٰ، ایمان اینڈ نیہا، طاہرہ، ایمن عبداللہ، شاہدہ بتول اور مہوش علی نے انتہائی عقیدت اور محبت کے ساتھ نعت رسول مقبول پیش کی۔ جبکہ صائمہ لیاقت، بشریٰ اور علی پور گروپ نے حضرت فاطمہؑ کے حضور قصیدہ پیش کیا۔ نعتیہ مقابلے میں سلمیٰ نے پہلی، شاہدہ بتول نے دوسری اور صائمہ لیاقت نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ان کی بہترین کارکردگی پر خصوصی انعام اور کیش انعامات سے حوصلہ افزائی کی گئی۔ مدح سرائیوں کی بھی حوصلہ افزائی کے لیے انعامات سے نوازا گیا۔ حافظہ کومل مہدی، حافظہ کرن علی اور حافظہ مہوش کو حافظ قرآن سرٹیفکیٹ اور معلمہ ماریہ فضل کو بہترین معلمہ ایوارڈ سرٹیفکیٹ دیے گیے۔ کانفرنس کے آخر میں حاضرین کے لیے بلتی ثقافت کے مطابق آذوق اور چائے کا بندوبست کیا گیا۔ اس طرح یہ پر رونق اور عظیم الشان کانفرنس دعائیہ کلمات اور درود و سلام کی گونج میں اختتام پذیر ہوئی۔

بقیہ: حضور اکرمؐ کی عادات برگزیدہ

مصروف رہتے، خالی اور بے کار ہرگز نہیں بیٹھتے۔ گھر کے معمولی سے معمولی کام انجام دینے میں آپؐ کو عار نہیں تھا۔ مثلاً دودھ دوہ لیتے، جانوروں کو چارہ ڈال دیتے، کپڑے یا ڈول وغیرہ میں پیوند لگا لیتے، اپنا جوتا مبارک خود ہی سی لیتے، خادم کے ساتھ مل کر آٹا پیسوا لیتے۔

۱۷۔ بازار سے سودا سلف لینے میں آپؐ کو کوئی عار نہیں تھا۔ بازار خود تشریف لے جاتے اور سودا کپڑوں میں باندھ کر لے آتے۔

۱۸۔ بارش کا پہلا پانی برستا تو آپ سوائے تہبند کے سب لباس اتار لیتے اور اوپر کے بدن کو بارش کے پانی سے تر فرماتے۔

۱۹۔ خطوط لکھوانے میں عادت طیبہ تھی کہ بسم اللہ کے بعد مرسل کا نام لکھواتے اور مرسل الیہ کا۔ پھر اس کے بعد خط کا مضمون لکھواتے۔

۲۰۔ جب آپؐ کسی کو کوئی چیز دیتے تو سیدھے ہاتھ سے دیتے اور جب لیتے تو سیدھے ہاتھ سے لیتے۔

۲۱۔ عادت طیبہ تھی کہ صبح کی نماز کے بعد آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے اور لوگوں سے ان کے خواب پوچھتے۔ جس نے جو خواب دیکھا ہوتا وہ کہتا، خواب سننے سے پہلے یہ الفاظ ارشاد فرماتے: خَيْرٌ تَلَقَّاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ وَخَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِّاَعْدَآئِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

۲۲۔ آپ کو سواری کے جانوروں میں گھوڑا بہت پسند تھا اس کی ایال کے بالوں کو انگلیوں سے بٹتے اور فرماتے کہ بھلائی اس کی پیشانی سے قیامت تک بندھی ہوئی ہے۔

۲۳۔ آپؐ باغات کی تفریح کو پسند فرماتے اور کبھی کبھی باغات میں تفریح کے لیے تشریف لے جاتے۔

(تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو شمائل ترمذی مؤلفہ حافظ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ، مع اردو شرح خصائل نبویؐ از حضرت مولانا محمد زکریاؒ، نبوی لیل و نہار مرتبہ مولانا سعد حسن یوسفی، نور محمد اصح المطابق، کراچی، صفحات ۴۲۵۔۴۲۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت مبارکہ کے ہر پہلو کا مطالعہ کریں، اس پر غور کریں اور اس پر عمل کریں۔ کیونکہ اس میں ہماری فلاح ہے۔ آمین!

اہل بیت

امام الاولیاء حضرت علی ابن ابی طالبؑ

(قسط سوئم)

غلام حسن نوربخش

حُبِ علی:

حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی محبت عبادت ہے جیسا کہ حدیث نبوی میں بھی ہے حُبُّ علیٍ عبادۃ۔ (علی کی محبت عبادت ہے۔) کیونکہ آپ خود محبوب خدا رسول ہیں اور یہ حدیث خیبر سے بھی ثابت ہوتی ہے محبوب خدا کی حیثیت سے آپ کی محبت ومودت دراصل اللہ سے محبت ومودت ہے۔

این محبت از محبت باجدا است   حب محبوب خدا حب خدا است

حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت ومناقب بہت زیادہ ہیں لیکن بدقسمتی سے آپ کے بارے میں امت مسلمہ افراط وتفریط کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکی اس حقیقت کے بارے میں فرمان رسالت مآب ہے جو آپ ہی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا:

فيك مثل من عيسى ابغضته اليهود حتى بهتوا امه و احبته النصارى حتى انزلوه بالمنزلة التي ليست له ثم۔ تجھ میں عیسیٰ سے ایک مشابہت ہے یہودیوں نے ان کو برا سمجھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر زنا کی تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو اتنا پسند محبوب قرار دیا کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیا جو ان کے لئے ثابت نہیں۔ا

حضرت علی خود اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

يهلك في اثنان محب مفرط يقرظني بما ليس في و مبغض يحمله شنآني على ان يبهتني۔

میرے معاملہ میں دو شخص ہلاک (گمراہ) ہوں گے ایک وہ حد سے زیادہ چاہنے والا وہ ایسی خوبیاں بتائے گا جو مجھ میں نہیں اور دوسرا وہ دشمن جو مجھ پر بہتان باندھے گا۔۲

ہم دیکھتے ہیں خوارج حضرت علی کو برا بھلا کہتے اور آپ پر فتویٰ لگاتے تھے آج بھی آپ کو برا بھلا کہنے والے موجود ہیں دوسری طرف دوستداران علی بھی بے شمار موجود ہیں اور کتب احادیث میں ایسی ایسی احادیث بکثرت موجود ہیں جن میں ایسے ایسے فضائل و مناقب ہیں کہ بعض سے آپ کی الوہیت ثابت ہوتی ہے بعض سے نبوت۔ بعض احادیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلے میں آپ بلند وبرتر نظر آتے ہیں۔ اسی بناء پر آپ کو خدا کہنے والے بھی بکثرت موجود ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ میانہ روی اختیار کریں۔ آپ کا درجہ نبوت والوہیت تک پہنچانا درست نہیں اسی طرح آپ کو برا بھلا کہنا بھی غلط اور گمراہی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ نبی کو نبی سمجھیں اور علی کو ولی جانیں فضائل ومناقب کے ساتھ ساتھ آپ کی محبت ومودت میں بھی راہ اعتدال اختیار کی جائے۔ اسی طرح شیخ مفید لکھتے ہیں:

آپؑ نے اپنے دوستدار ہونے کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

رات کو بیدار ہونے کی وجہ سے ان کے چہرے زرد خوف خدا سے گریہ کی وجہ سے ان کی بینائی کمزور اور عبادت میں کھڑے ہونے کی وجہ سے ان کی پشت ٹیڑھی، روزے کی وجہ سے ان کے پیٹ خالی اور دعا کرنے سے ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ ان پر خشوع و خضوع کرنے والوں کا غبار ہوتا ہے۔۳

زہد وتقویٰ:

ایک مرتبہ حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام حضرت زید بن وہب کے پاس تشریف لائے اس حالت میں کہ آپ کے جسم پر ایک معمولی سی چادر تھی اور ایک تہہ بند تھا۔ حضرت زید نے پوچھا کہ اے امیرالمومنین یہ سب کیا ہے؟ اتنا معمولی لباس پہن رکھا ہے حالانکہ آپ اگر چاہیں تو ریشم وکمخواب کی پوشاکیں پہن سکتے ہیں؟ فرمایا یہ دو کپڑے پہنتا ہوں تاکہ میرے لیے یہ تکبر کا باعث نہ بن جائیں اور

میری نماز کے لیے یہ بہتر ہیں اور مومن کے لیے سنت ہے۔۴
امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم حضرت علی نے راہ خدا میں ایک ہزار غلام آزاد کیے ہیں یہ سب اپنے ہاتھ کی کمائی سے کیا۔۵

اموال مسلم میں دیانتداری:

ابن عساکر کا بیان ہے کہ حضرت عقیل نے حضرت علی کی خدمت میں عرض کیا کہ میں محتاج ہو گیا ہوں مجھے کوئی چیز عنایت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا صبر کیجئے جب میں عطیات میں مسلمانوں کا حصہ نکالوں گا تو ان کے ساتھ تمہیں بھی حصہ دوں گا۔ عقیل نے اصرار کیا تو آپ نے حضرت عقیل کا ہاتھ پکڑ کر بازار کی دکانوں کی طرف لے گئے۔ فرمایا ان تالوں کو توڑ لو اور ان دکانوں میں جو ہے لے لو۔ عقیل نے کہا آپ مجھے چور ہونے کی حالت میں گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔ جواب دیا تم بھی مجھے چور بنانا چاہتے ہو کہ میں مسلمانوں کا مال لے کر تم کو دوں اور اُن کو کچھ نہ دوں۔۶ پھر عقیل معاویہ کے پاس چلے گئے انہوں نے آپ کو ایک لاکھ درہم دیئے۔(قُبِلَ عَلِیٌّ لِشِدَّۃِ عَدلِہِ)۔۷

عدل وانصاف کا بول بالا:

آپ کی ایک زرہ جنگ صفین میں غائب ہوگئی تھی۔ آپ نے ایک یہودی کے پاس دیکھی۔ آپ نے قاضی شریح کی عدالت میں یہودی کے خلاف دعویٰ دائر کردیا۔ یہودی نے انکار کردیا۔ قاضی نے حضرت علی علیہ السلام سے گواہ طلب کیے۔ حضرت علیؑ نے قنبر اور امام حسن علیہ السلام کو پیش کیا۔ قاضی شریح نے کہا کہ بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں جائز نہیں ہے۔ چنانچہ فیصلہ یہودی کے حق میں ہوگیا۔ یہودی نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ مجھے اپنے قاضی کے پاس فیصلہ کی خاطر لے گئے۔ اس نے آپ کے خلاف فیصلہ دیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ یہ زرہ آپ امیر المومنین ہی کی ہے۔۸

علی بن ربیعہ کا بیان ہے کہ ابن نباح علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا امیر المومنین مال سے بیت المال پُر ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر! اور ابن نباح کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں میں منادی کرادی جو کچھ مال تھا سب تقسیم کردیا اور فرمائے جاتے تھے کہ اے زرد (سونا) اے سفید (چاندی) مجھ سے دور ہو جا مجھ سے دور ہو جا۔ پھر آپ نے بیت المال میں پانی چھڑکنے کا حکم دیا اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔۹

آپ کی کرامات:

آپ سے بکثرت کرامات ظاہر ہوئیں اور آپ نے بکثرت غیبی خبریں دی ہیں۔ آپ آنے والے وقتوں کی باتیں بتادیتے تھے جو صحیح ثابت ہوتی تھیں۔ آپ کے معجزات میں سے سب سے عظیم الشان معجزہ نہج البلاغہ ہے۔ علمائے علم وادب نے اس بات پر اتفاق کرلیا ہے کہ بلاغت میں قرآن کریم کے بعد اسی کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔ اس کے علاوہ مختلف غزوات میں شرکت اور ان میں بکثرت نامور شجاعان عرب کا قتل آپ کی کرامات میں سے ہیں۔ حالانکہ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ جسمانی لحاظ سے کمزور اور پست قد تھے اس کے باوجود کیم وشحیم شجاعان عرب مثلاً عمرو بن عبدود، مرحب بن حارث، وغیرہ قتل کردیئے گئے۔

آپ کی زندگی ہی سراپا معجزے سے عبارت تھی۔ عدل و انصاف کی فراہمی غرباء ومساکین کی دستگیری وستم رسیدہ اور مظلومین کی حمایت، رات بھر عبادت وریاضت، دنیا سے بے رغبتی، مال واسباب سے بے زاری، علم وعرفان گستری ایسے اوصاف ہیں کو آپ دوسرے معاصرین سے ممتاز کرتی ہیں جنہوں نے سایۂ نبوی میں تربیت پائی تھیں۔ آپ کی زندگی کے واقعات کرامت ومعجزہ ہیں ان کی موجودگی میں اُن احوال وواقعات کی کوئی اہمیت نہیں۔ جنھیں افسانوی رنگ میں بیان کیے جاتے ہیں جن کا علی علیہ السلام اور ان معاصرین کی زندگی سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا ہے اور نہ ہی یہ کرامات ومعجزے عالم انسانیت کے لیے قابل تقلید اور اتباع ہیں۔ ان حضرت کی بہت سی پیشگوئیاں تاریخ میں ہو بہو واقع سے ہمکنار ہوتی ہیں۔

شہادت:

انیسویں رمضان المبارک 40ھ کو بوقت صبح صادق جامع مسجد کوفہ میں عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی نے دوران نماز آپ پر تلوار سے وار کیا اس کے صدمے سے آپ شدید زخمی ہوئے۔علاج معالجہ کی کافی کوشش کی گئی مگر مسموم تلوار کے زہر سے ساری کوششیں ناکام رہیں۔ آخر 21 رمضان المبارک کی شب جان بحق ہوئے۔اس وقت آپ کی عمر 63 سال تھی۔آپ مدینہ منورہ سے کوفہ میں بمع اہل وعیال مقیم تھے۔جسے آپ ہی نے مدینہ منورہ کی بجائے دارالخلافہ بنایا تھا۔آپ کو حضرت امام حسن علیہ السلام نے غسل دیا۔امام حسین علیہ السلام عبداللہ بن جعفر اور محمد بن حنیفہ نے پانی ڈالا اور مدد دی۔آپ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔جن میں قمیض نہ تھی۔امام حسن علیہ السلام نے سات تکبیر نماز جنازہ پڑھیں۔رات کے وقت دفن کیا۔قبر مبارک کو پوشیدہ رکھا گیا تاکہ دشمن قبر کو کھود نہ سکیں۔۱۰ کیونکہ خارجی فرقہ اور امیر شام سے خطرہ تھا کہ آپ کی لاش مبارک کی بے حرمتی کی جائے گی۔چنانچہ رات کو بیرون کوفہ ایک گمنام جگہ پر دفن کر کے زمین برابر کر دی گئی۔ اس طرح ایک زمانہ تک آپ کا مزار لوگوں کی نظروں سے اوجھل رہا۔ 155ھ 772ھ میں خلیفہ ہارون رشید کے زمانے میں آپ کا روضہ تعمیر کیا گیا۔جس کے بعد میں کئی اور بادشاہوں نے تجدید وتزئین کی۔ آج بھی آپ کا مزار المبارک نجف اشرف (عراق) میں مرجع خلائق ہے۔

اولاد واحفاد:

حضرت فاطمہ کے بطن سے امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام، حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ حضرت فاطمہ سے بڑھنے والی اولاد سید کہلائی جو دنیا کے کونے کونے میں بستے ہیں۔باقی ازواج سے بڑھنے والی اولاد علوی کہلاتی ہیں۔یہ بھی بے شمار جگہوں پر اب تک آباد ہیں۔(۱) حضرت محمد بن حنیفہ (۲) حضرت عمر ابی روقیہ (۳) حضرت عباس (۵) حضرت جعفر (۶) حضرت عثمان (ے) حضرت عبداللہ اکبر (۸) محمد اصغر (۹) عبداللہ اصغر (۱۰) یحیٰی (۱۱) رملہ (۱۲) ام حسن (۱۳) نفیسہ (۱۴) رقیہ (۱۵) زینب (۱۶) ام ہانی (۱۷) ام الکرام (جمانہ) (۱۹) امامہ (۲۰) ام سلمہ (میمونہ) (۲۱) خدیجہ (۲۲) فاطمہ اس میں شمارہ نمبر 4 سے نمبر 9 تک 6 بیٹے حضرت سیدالشہدا کے ساتھ میدان کربلا میں شہید ہوئے پانچ بیٹوں حضرت امام حسین مجتبیٰ، حضرت عباس اور حضرت عمر اور حضرت محمد بن حنفیہ سے آپ کی نسل بڑھی۔

حضرت فاطمہ الزہرئی کے بطن سے چار اولاد حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت زینب سلام علیہا حضرت علی کے بھتیجے عبداللہ کے عقد میں آئیں اور حضرت ام کلثوم حضرت عمر کے عقد میں آئیں۔

حنفیہ دختر جعفر بن قیس: ان کے بطن سے حضرت محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے جس سے آپ کی اولاد حضرت امام حسنؑ وحسینؑ کے سوا باقی سے بڑھنے والی اولاد علوی کہلاتی ہے جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے۔

شاگردوخلفاء:

حضرت علی علیہ السلام سے بے شمار بندگان خلق نے استفادہ کیا۔رسول اللہ کی زندگی میں اور وصال کے بعد آپ سے صحابہ کرام مستفید ہوتے رہے بعد میں بے شمار تابعین نے آپ سے علمی و روحانی استفادہ کیا ان کی تعداد بے حد وشمار ہے۔دراصل حضرت علی علیہ السلام سراپا ہدایت ورحمت تھے۔اس لیے ہر شخص بقدر استطاعت آپ سے استفادہ کرنے والوں میں بڑے بڑے صحابی رسول بھی تھے۔ ان سب کا تذکرہ کرنا ممکن نہیں صرف چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔درج ذیل حضرات وہ ہیں جو آپ کے جانثار ساتھی شمار کیے جاتے ہیں جنہوں نے دکھ سکھ میں آپ کا ساتھ دیا۔حضرت امام حسنؑ، حضرت امام حسینؑ، سلمان فارسی، ابوذر غفاری، اصبغ بن نباتہ مجاشعی، اویس قرنی، حارث بن عبداللہ ہمدانی، حجر بن عدی کندی، رشید ہجری، زید بن صوحان عبدی، سلیمان بن صرد خزاعی، سہل بن حنیف، عدی بن حاتم طائی، قنبر خادم امیرالمومنین علی، کمیل بن زیاد نخعی، مالک بن حارث نخعی، معروف بہ مالک اشتر، محمد بن ابوبکر، میثم تمار، ہاشم بن عتبہ، عمار یاسر، عقیل بن ابی

طالب برا رعلی، عمرو بن الحمس خزاعی، عبداللہ بن جناب، معصعہ بن صوحان عبدی اور خواجہ حسن بصری ۔آپ کے بعد درج ذیل حضرات آپ کے خلیفہ ہوئے حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام حسین علیہ السلام شہید کربلا حضرت سلمان فارسی، حضرت کمیل بن زیاد نخعی اور حضرت خواجہ حسن بصری، تصوف وروحانیت کے تمام سلاسل بجز نقشبندیہ سے یہ سلسلے آگے بڑھے۔ سلسلہ نوربخشیہ اول الذکر تینوں سے چلے ہیں حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ پر یہ سارے سلاسل اکٹھے ہوتے ہیں۔حضرت معروف کرخیؒ پر اول الذکر سلسلے مل جاتے ہیں۔

تعلیمات:

آپ نے گو کوئی کتاب نہیں لکھی تاہم آپ کے ارشادات، خطبوں، خطوط کے مجموعہ نہج البلاغہ کے نام سے عام دستیاب ہے۔جسے سید رضی نے جمع کیے تھے۔اس کے علاوہ آپ کے اشعار کا مجموعہ دیوان علی کے نام سے دستیاب ہے۔آپ کے اقوال وفرامین کے بے شمار مجموعے ملتے ہیں۔جنہیں مختلف بزرگوں نے ترتیب دیئے ہیں۔ حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ نے السبعین فی فضائل امیر المومنین کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے اس میں حضرت علی کے فضائل و مناقب پر مبنی 70 احادیث جمع ہیں اور ہر حدیث کے بعد آپ کا ایک ارشادگرامی دیا گیا ہے۔اس طرح آپ کے 70 اقوال جمع ہیں۔آپ کی تعلیمات کا حصار ممکن نہیں ہے ذیل میں چند اقوال بطور تبرک نقل کئے جاتے ہیں۔

تصوف:

تصوف اسلامی علوم وفنون کی ایک عظیم بالشان شاخ ہی نہیں بلکہ یہ شریعت کی رُوح ہے۔تصوف ایک طرز زندگی اور نظام حیات ہے جو تزکیہ نفس اور صفائے باطن سے ماخوذ ہے جس میں تزکیہ نفس، تصفیہ قلب اور تجلیہ عروج پر بہت زیادہ توجہ دی جاتی ہے جس سے اخلاص اور قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

تصوف کے بانی مبانی حضرت علی ہی ہیں۔تمام سلاسل تصوف آپ پر ختم ہوتے ہیں۔سید نجم الحسن کا کہنا ہے کہ:

اسلامی علوم میں علم طریقت وحقیقت اور اصول تصوف بھی ہیں اور تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس فن کے جملہ علماء وماہرین اپنے آپ کو حضرت کی طرف ہی منسوب کرتے ہیں اور حضرت ہی تک اپنے سلسلہ کو منتہی قرار دیتے ہیں اس کی صراحت ان لوگوں نے بھی کی ہے جو فرقہ صوفیہ کے امام مانے گئے ہیں۔جیسے شبلی، جنید، سری، ابویزید بسطامی، معروف کرخی، صوفی خرقہ صوفی کو علی ہی کا شعار قرار دیتے ہیں۔۱۱

پروفیسر مقصود جعفری لکھتے ہیں:

عسکری، فکری، انتظامی، حکومت، عوامی اور اجتماعی مسائل اور شعبوں کے علاوہ تصوف وعرفان میں بھی آپ سرتاج اولیاء کے لقب گرامی سے یاد کیے جاتے ہیں۔تصوف کے تقریباً سلسلوں کی ابتداء وانتہا آپ ہی سے ہے۔۱۲

نور محمد نظامی:

تصوف وعرفان کے معیار وحقائق بھی آپ نے بہت خوبی سے بیان کیے ہیں۔یہ مذہب کی جان اور اسرار شریعت کی روح ہیں۔ عرفان کے باب میں آپ ایک بحر ناپید کنار تھے۔جنید بغدادی کہتے ہیں کہ اصول وبلاء میں ہمارے شیخ الشیوخ علی مرتضیٰ ہیں۔تصوف وعرفان کے اکثر سلسلے سیدنا مرتضوی پر جاکر ختم ہوتے ہیں۔۱۳

آپ نے تصوف سے متعلق فرمایا ہے: التصوف اربعة احرف تاء وصادوواؤوفا۔التاء ترك الدنيا وتوبة وتقاء والصاد صبر وصدق صفاء والواؤوودفاء وردوالفاء فرد فناء وفقر۔
اسی عبارت کو صاحب مزامیر حق یوں نظم کرتے ہیں۔

در عوالی احمد بن فہد گفت　　از علی مرتضیٰ این در بسفت
ہم بمصباح الطریقہ صدر دین　　گفت این آن نورتا جان یقین
کہ تصوف را مرکب از چہار　　حرف تا وصا دو وا وفاء دار
تاء ترک وتوبہ آمد باتقا　　صاد صبر و صدق باشد باصفا
واؤ راہم و رود ود دان و وفا　　فاء آن فقر وفرد وہم فنا۱۴

(جاری ہے۔۔۔)

مراجع ومصادر:
۱۔(مشکوۃ جلد سوم 261)
۲۔(مشکوۃ جلد سوم 261)

۳۔(کتاب الارشاد مفید)　۴۔(واقعات انبیاء وصحابہ و اولیاء 278)

۵۔(اہل بیت قرآن وسنت 313)　۶۔(تاریخ الموت 461)

۷۔(ایضاً 460)　۸۔(تاریخ الموت 348)

۹۔(تاریخ 463)　۱۰۔(چودہ ستارے 79)

۱۱۔(پیام آشنا شمارہ 8 ص 64)　۱۲۔(پیام آشنا ص 140 شمارہ 64)

۱۳۔(مزامیر حق ص 6)

بقیہ دنیائے تصوف کی خبریں

❁ گزشتہ دنوں طالب علم زاہد حسین کھانے کے والد محترم کی اچانک وفات پر مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے تمام اساتذہ کرام اور طالب علموں نے گہرے غم ورنج کا اظہار کیا اور فاتحہ خوانی کی۔　رپورٹر: عابد نوری

❁NYF شگر یونٹ کی جانب سے اسلام آباد میں نعمت علی شگری کی وفات، عبدالحمید لولوسر کے مقام پر دہشت گردی میں شہید، فدا حسین کی ٹریفک حادثے میں وفات، احسان علی کی سکردو میں وفات اور نور محمد نوری کی وگمن حادثے میں انتقال پر ان کے لواحقین سے تعزیت کی گئی۔ اس موقع پر فاتحہ خوانی کی گئی اور لواحقین کے لیے صبرو جمیل کی دعا کی گئی۔　رپورٹر: اکبر جاوید ابدالی

❁ گزشتہ دنوں NYF کھرکوہ کھرونگ یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں محمد ابراہیم سرکردہ کی اچانک وفات پر گہرے دکھ وغم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔　رپورٹر: ایم اقبال، سجاد حسین کربلائی

❁ اسلام آباد کرامنگ ہاؤس میں اسرار حسین چیلو اوران کے اہل خانہ سے ان کی والد محترم موسیٰ خان کی وفات پر تعزیت کی گئی اور مرحوم کی ایصال ثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی اور لواحقین کو صبر کی توفیق کے لیے دعا مانگی گئی۔　رپورٹر: محمد صادق

❁ NYF کندوس بھت یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس صدر میر واعظ مولانا موسیٰ حقانی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اجلاس میں اخوند محمد فقیری کندوس کی اچانک وفات پر بہت رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کی ایصال وثواب کے لیے فاتحہ خوانی کی گئی۔

رپورٹر: صوفی روزی علی نوری

❁ حسن چھوار چھور بٹ گزشتہ دنوں گلگت میں وفات پا گئے۔ آپ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن اور آڈٹ میں ڈپٹی ڈائریکٹر بھی رہ چکے ہیں۔ ان سے بڑھ کر صوفیہ نوربخشیہ کے ایک عظیم سپاہ سالار تھے۔ آپ نے جامع مسجد صوفیہ گلگت کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ مسجد کے قیام میں آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ ان کی اچانک وفات یقیناً ہمارے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ اور لواحقین کو صبر وجمیل عطا فرمائے۔

رپورٹر: باقر اینڈ رحیم چھواری، کراچی

❁ NYF اسلام آباد زون کا ایک تعزیتی اجلاس صدر محمد الیاس کی صدارت منعقد ہوئی۔ اجلاس میں مخلص کارکن محمد باقر، غلام مہدی اور غلام رسول کے والد کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ اور مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔　رپورٹر: شبیر حسین تھلوی

❁ مولانا غلام مہدی کی اچانک وفات پر سٹوڈنٹس فیڈریشن کورو، الحرمین باسٹل منظور کالونی کراچی کی جانب سے گہرے دکھ اور غم کا اظہار کیا گیا اور فاتحہ خوانی کی گئی۔　رپورٹر: مولانا نثار علی کوروی

مسجد صوفیہ نوربخشیہ خووکھا بلغار کی تعمیر نو

مسجد شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ خووکھا بلغار کی تعمیر وتوسیع کیلئے سرکردگان نے این وائی ایف کے نوجوانوں اور گاؤں کے بزرگوں کی باہمی رضا مندی اور مشورے سے اس کار خیر کی بجا آوری کے لئے عزم صمیم کیا۔ مسجد کی توسیع کے لئے آخوند محمد ابراہیم نے فی سبیل اللہ اپنی زمین وقف کیا۔ اس سلسلے میں تمام لوگوں نے منشی محمد حسین کی قیادت میں پہلے ہی ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ تعمیراتی کمیٹی اور این وائی ایف خووکھا یونٹ کے نوجوانوں کے ساتھ اس بیت اللہ کا افتتاح الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب کی مبارک ہاتھوں سے ہوئی۔ اس وقت تعمیراتی کام غیور عوام اور جرأت مند nyf نوجوانوں نے جوش وخروش کے ساتھ جاری رکھا ہوا ہے۔ عوام الناس کی لازوال خدمات 'صاحب ثروت اور مخیر' حضرات کی مرہون منت سے بیرون محلہ (خووکھا سے باہر) چندہ کے لئے جانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ اور یوں یہ کار خیر اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر ہو رہی ہے۔ یہ مسجد نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے پلیٹ فارم سے تعمیر ہو رہا ہے۔　(رپورٹ: جاوید اختر بلغاری)

☆☆☆☆☆

نوربخشیات

نوربخشؒ کے سائنسی افکار

(قسط سوئم)

ذاکر حسین ذاکر

انسان شناسی اور عرفان ذات:

اس کائنات کے اندر دو کائنات آباد ہیں ایک 'عالم آفاق' اور دوسرا 'عالم انفس' یعنی نفس انسانی کا عالم جو اس بیرونی دنیا کے ادراک کی صلاحیت رکھتی ہے۔ قرآن مجید میں ان دونوں عوالم میں موجود نشانیوں یعنی آیات پر غور وفکر کی تلقین ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ انسان کی آنکھیں بھی باہر کی طرف ہیں اور کان بھی باہر کی طرف، لہٰذا ہم باہر کی دنیا کو ہی دیکھتے اور سنتے ہیں اندر کی دنیا کو سننے اور دیکھنے کا موقع بہت کم ملتا ہے۔ شاید اسی لیے اقبال نے فرمایا تھا:

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

اگر کوئی دیدۂ دل کو وا کرے تو یقیناً اسے اندر کی دنیا نظر آئے گی۔ اس دنیا کو جاننے کیلئے بھی بہت سے سائنسی علوم موجود ہیں تاہم اندر کی انسان کو جاننے کا علم یعنی "انسان شناسی" بالخصوص تصوف و عرفان اور روحانیات کے خاص شعبے ہیں۔ سید محمد نوربخشؒ فرماتے ہیں:

"شناختن انسان که بموجب (من عرف نفسه فقد عرف ربه) وسیله شناختن خدائی جهان است اهم مهمات دین و اقدم مقدمات یقین است و انسان را ظاهری است و باطنی جسمی و جانی، صورتی و سیرتی۔ انسان عبارت از مجموع ظاهر و باطن است (والظاهر عنوان الباطن) دلیل آن است که از صورت ظاهر استدلال بر سیرت باطن توان نمود" (انسان نامہ ص ۳۲)

(ترجمہ) حدیث مبارکہ (من عرف نفسه فقد عرف ربه) (جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے رب کو پہچان لیا) کے موجب انسان شناسی دراصل خدا شناسی کا ذریعہ ہے۔ جو نہ صرف مہمات دینی میں سے ہے بلکہ مقدمات یقین کی بھی پہلی سیڑھی ہے۔ انسان کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن، ایک جسم ہے ایک جان، ایک صورت ہے اور ایک سیرت۔ یوں انسان ظاہر و باطن کا مجموعہ ہے اور (والظاهر عنوان الباطن) کے مصداق ظاہر دراصل باطن کا عنوان ہے۔ ظاہر سے باطن کے متعلق استدلال ممکن ہے۔ یعنی جس طرح کسی کتاب کا عنوان پڑھنے کے بعد اس کی متن کے بارے میں استدلال کیا جا سکتا ہے اسی طرح ظاہر سے باطن کا استدلال ممکن ہے۔

انسان شناسی کے سائنسی علوم انسان کی حیاتیاتی، نفسیاتی، اعصابی اور دماغی یا کسی حد تک ذہنی خواص، افعال، صلاحیتوں، اور ممکنہ رویوں کے بارے میں ہیں، جبکہ تصوف و روحانیات انسان کو اعضاء اور ان کے انفرادی وظائف یا کارکردگی کے ساتھ من حیث الانسان، اجتماعی رویوں اور صفات کے تناظر میں بھی دیکھتی ہے۔ انسان شناسی پہ میر سید محمد نوربخشؒ نے ایک پوری کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "انسان نامہ"۔ اس کتاب کے اردو تراجم موجود ہیں۔ پہلا ترجمہ سید حسن شاہ صاحب کا ہے جو اس وقت مارکیٹ میں دستیاب نہیں، دوسرا ترجمہ جناب غلام حسن حسنو کا ہے جو اس کتاب کے کئی قلمی نسخوں پر تحقیق کے علاوہ کئی نئی خوبیوں کا حامل ہے۔ تاہم ترجمے کا انداز مذہبی اور صوفیانہ ہے۔ اس کتاب کا سائنسی انداز میں ترجمہ اور تشریح ہو تو نوربخشؒ کی افکار کو نئی جہتوں میں سمجھنے کا موقع مل سکتا ہے۔

علم قیافہ وفراست:

کتاب انسان نامہ کا بنیادی موضوع انسان شناسی بالخصوص بذریعہ علم قیافہ انسانوں کی پہچان ہے۔ نوربخشؒ فرماتے ہیں "شکل و صورت کی مدد سے انسان کی شناخت کرنا علم قیافہ وفراست کہلاتا ہے۔ تمام اقوام، خواص، عوام، انبیائے کرام، اولیائے عظام، حکماء اور علماً کے نزدیک یہ ایک شریف علم اور لطیف ہنر ہے۔ علم قیافہ وفراست کی فضیلت پر عقلی، نقلی اور کشفی دلائل موجود ہیں" (انسان نامہ ص: ۸۰)

میر سید محمد نوربخشؒ علم قیافہ وفراست کو معرفت انسان کے حوالے سے تیسرے درجے کا علم قرار دیتے ہیں۔ جبکہ وحی و کشف الہام اول درجے کے علوم اور علم اعداد و نجوم اور قوانین فراست دوسرے درجے کے علوم ہیں۔علم قیافہ کی استناد کے بارے میں نوربخشؒ کئی تاریخی واقعات کا تذکرہ کرتے ہیں۔مثلاً حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی علم کے ذریعے پہچان لیا تھا اور آپؐ پر ایمان لے آیا تھا۔جیسا کہ انہوں نے خود فرمایا کہ ''جب نبی اکرمؐ مدینہ تشریف لائے،تو میں آپ کی خدمت میں گیا۔جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا تو میں نے جان لیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا''۔(انسان نامہ،ص:۷۹) یوں حضرت عبد اللہ بن سلام حضور اکرم کی صداقت کو تسلیم کرتے ہوئے آپ پر ایمان لے آئے۔اسی طرح امام شافعیؒ اور حکیم افلاطون کے واقعات بھی اس ضمن میں بیان ہوئے ہیں۔

خود بقول نوربخشؒ اس کتاب میں ''انسان کی ظاہری شکل و صورت، خدوخال اور اعضاء وجوارح کی ساخت کا بیان ہے کیونکہ ہر عضو ایک (خاص قسم کے) صفت کی دلیل ہے'' (ص:۴۰)۔ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں '' آدمی کی شکل وصورت اس کے اچھے یا برے عادات واطوار اور مہارت پر دلیل ہوتے ہیں'' (ص:۹۴)۔

اسی طرح زائچے کا علم بھی انسان شناسی میں معاون ہو سکتا ہے لیکن ''یہ حکماء اور علماء کا کام ہے۔یا علم قیافہ وفراست کے ذریعے انسان کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں'' (ایضاً ص:۸۲)

انسانی رویوں اور کردار کی تعین کے بارے میں دو عوامل یعنی فطرت nature اور تربیت nurture بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ یہاں فطرت سے مراد کسی بھی جاندار کی جینیاتی تشکیل ہے جس کی بنا پر کوئی بھی سپیشیز اپنی انفرادیت بنا لیتی ہے۔گندم اور جو میں فرق، بھیڑ اور بکری میں فرق، مرغی اور بٹیر میں فرق، گائے اور بھینس میں فرق، کتے اور لومڑی میں فرق۔ان جانداروں کی شکل وصورت اور جسمانی ساخت میں فرق کی طرح ان کی خصوصیات اور رویوں میں فرق، آخر کس چیز کی وجہ سے ہے؟ جانداروں میں ایسی تمام صفات دراصل اس طرح کے فرق یا یکسانیت کی بنیاد ان کی مخصوص جینیاتی تشکیل اور ساخت کا نتیجہ ہیں جو ان کی وراثتی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔جینز genes کا حامل مادہ کروموسومز کہلاتے ہیں جو خلیوں کی مرکزے میں موجود ہوتے ہیں۔یوں جانداروں کی جینیاتی ساخت ان کی شناخت کا باعث ہے۔تاہم اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ جانداروں کی خصوصیات اور رویوں میں تبدیلی ماحول اور تربیت سے ممکن ہے۔

کردار وصفات کی تبدیلی:

جینیاتی ساخت کی بنا پر جانداروں اور خصوصاً انسانوں کی شناخت کے حوالے سے اس بات کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے، کہ یہ وہ ممکنہ خصوصیات یا صفات ہیں جو کسی تربیت یا مخصوص ماحول کی فراہمی کے بغیر آزادانہ فطری ماحول میں نشوونما پانے پر قابل پیش گوئی ہیں۔مخصوص تربیت یا ماحول کی فراہمی سے ان خصوصیات میں تبدیلی ممکن ہے۔مثلاً کسی درخت پر پیوند کاری سے اسی درخت کی پیوند شدہ شاخوں سے نئی خصوصیات کے پھول اور پھل نکلتے ہیں۔اور بغیر پیوند کاری کے جو خصوصیات ہیں وہ کسی بھی درخت کی اصل خصوصیات ہیں جو دراصل اس درخت کی جینیاتی ساخت،مخصوص زمین، ماحول، کھاد اور نمکیات وغیرہ جیسی دیگر عوامل کی وجہ سے ہوتی ہیں۔اسی طرح مخصوص ماحول اور غذا کا دیگر تمام جانداروں کی خصوصیات پر بھی فرق پڑ سکتا ہے۔

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جس طرح دعاؤں سے مریضوں کی شفا ممکن ہے، خواہ اس شفایابی کی طبعی وجوہات جیسی بھی ہوں، انسانی ذہن کی طمانیت، سکون، اور یقین کی کیفیات مریض میں مثبت حیاتیاتی عوامل کو جنم دیتی ہیں اور شفا کا باعث بن سکتی ہیں، اسی طرح انسان کی روحانی بیماریوں اور عارضوں کی شفایابی بھی اچھے اخلاق کی تربیت سے ممکن ہے۔انسان کی قوت ارادی، سوچ اور فکری رجحانات اور تمرکز انسان کی بہت ساری روحانی قوتوں کو فعال کرنے یا غیر فعال بنانے میں بنیادی کردار ادا کر سکتی ہیں۔اگر جدید کمپیوٹر کی زبان میں بات کی جائے تو انسانی سافٹ ویئر اس کی پوری نظام کو بہتر

چلانے یا اس کی کارکردگی کو معطل کرنے میں کردار ادا کرتی ہے۔ خواہ اس کا ہارڈ ویئر جیسا بھی ہو۔ تاہم مناسب سافٹ ویئر ہارڈ ویئر کی زیادہ سے زیادہ استعداد کار سے بڑھ کر اسے نہیں چلا سکتا۔ اگر ہمیں کارکردگی بڑھانی ہو تو ہارڈ ویئر میں بھی تبدیلی ضروری ہوگی۔ تاہم اگر انسان کی جسمانی اور ذہنی ساخت اور صلاحیتوں کی بات کی جائے تو اس میں بے پناہ استعداد موجود ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ استعداد کار تک استعمال سے بھی بے پناہ اور حیران کن کارکردگی کا امکان موجود ہے۔

یہاں اس مضمون میں جب ہم انسان کی جینیاتی ساخت کی بات کرتے ہیں تو اس میں انسانی ذہانت کی عمیق اسرار و رموز اور امکانات بھی شامل ہیں کیونکہ آخر کار پورے جسم کا کنٹرول روم تو دماغ ہی ہے۔ اور دماغ جو انسان کی کھوپڑی میں موجود ایک نامیاتی عضو ہے، تاہم اس کی کارکردگی یعنی ذہانت، شعور، فہم، فراست، ذکاوت، فطانت، عقل، دانشمندی سبھی ایک لحاظ سے اس عصبی مرکز کی سافٹ ویئر ہیں۔ جو نہ صرف انسانی اعضا کی افعال کو بلکہ سوچ، رویوں، کردار اور اخلاق کو بھی متاثر کرتے ہیں۔ جینیاتی زبان میں جس چیز کو ڈی این اے DNA کوڈنگ کہتے ہیں اسے انسانی ہارڈ ویئر کی آپریٹنگ سافٹ ویئر کہا جا سکتا ہے۔ اسی طرح انسانی ذہن میں سوچ یا فکر کی تبدیلی جو نامیاتی اعتبار سے نیورل نیٹ ورکنگ (neural networking) کی ترتیب نو کا نام ہے، کو ذہنی سافٹ ویئر کہہ سکتے ہیں۔ سوچ کی تبدیلی سے عمل، کردار اور انسانی صفات میں تبدیلی آتی ہیں اور سوچ کی تبدیلی مخصوص ریاضات یا مخصوص ہیجانات سے ممکن ہے۔ طبی اعتبار سے شعاعوں اور کیمیاوی مواد یا مرکبات سے جینز اور کروموسومز میں تبدیلی یعنی میوٹیشن ممکن ہے۔

تبدیلی اخلاق کا نسخہ:

تصوف میں بری عادتوں کو اچھی عادتوں اور کردار سے بدلنے کے لیے مخصوص ریاضات موجود ہیں جن سے کوئی بھی فرد اپنے دل و دماغ کو پاکیزہ بنا سکتا/سکتی ہے۔ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب اسی پاکیزگی کا نام ہے۔ ہم عموماً کہتے ہیں کہ ''نیت صاف منزل آسان'' دراصل نیتوں کو صاف کرنے کا نام تصفیہ قلب ہے، کیونکہ دلوں کا حال اللہ بہتر جانتا ہے یا ہم خود اپنی نیتوں سے بخوبی واقف ہیں۔ اگر ہم محسوس کریں کہ ہماری نیت کچھ صاف نہیں تو اولین فرصت میں تصفیہ قلب کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ خراب نیتیں ہماری سوچ، کردار، عمل اور زندگی کو متاثر نہ کرسکیں۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مثبت سوچ انسان کی صحت اور کردار و عمل میں مثبت تبدیلیوں کا باعث ہے اور کسی بھی قسم کی منفی سوچ صحت کی خرابی سمیت بہت ساری پیچیدگیوں کا باعث ہیں۔

ظاہری قیافے سے باطنی صفات کے بارے میں استدلال اور تربیت سے کردار اور صفات میں تبدیلی کے بارے میں میر سید محمد نوربخشؒ فرماتے ہیں:

''ایسے لوگوں کی شکل و صورت اور عادات و اطوار کو مدنظر رکھنا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے جو جنگلی پودوں کی طرح اپنی ذاتی فطرت اور اصلی خلقت پر قائم ہوں، ابھی تک کسی ولی کامل، یا ماہر حکیم کی تربیت میں نہ آئے ہوں اور ریاضات کے پھل اور مجاہدے کے میوے سے ہنوز محروم ہوں۔ ایسے آدمی کی صورت دیکھ کر اس کی سیرت پر بلا شک و شبہ حکم لگایا جا سکتا ہے۔ البتہ اگر کسی کامل ولی یا ماہر حکیم نے مختلف ریاضات اور مجاہدات کے ذریعے اس کے اخلاق ذمیمہ تبدیل کر دیے ہوں اور اس کے نفس امارہ کو نفس لوامہ سے نفس ملہمہ کو نفس مطمئنہ سے بدل ڈالا ہو، ایسے شخص کا حکم کچھ اور ہے۔'' (ص:۹۴_۵۹)

تربیت اور فیض رساں نگاہوں کی بدولت تبدیلیٔ کردار و صفات کے بارے میں آپ فرماتے ہیں: ''تبدیلی اخلاق ممکن ہے اگر ریاضت، مجاہدہ، صحبت اور تربیت کے ذریعے اخلاق کی تبدیلی ممکن نہ ہوتی تو اولیائے کرام کی دعوت و ارشاد رائگان جاتے۔ ان مقدمات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اپنے مذموم اخلاق و اطوار سے واقفیت حاصل کرنا اور انہیں اچھی اور عمدہ صفات سے تبدیل کرنے کی جدوجہد اور کوشش کرنا، مردوں کا کام ہے۔ اگر تم ریاضت کے پانی سے غسل کر سکو تو یقیناً تمہارے دل کی ساری کدورتیں دھل جائیں گی اور تمہارا دل صاف ہو جائے گا۔'' (ص:۹۶)

نگاہِ کیمیا کا اثر:

روحانی اعتبار سے اس قسم کی تبدیلی کسی کامل مرشد کی نگاہ سے ممکن ہے، ممکن ہے ایسی کامل نگاہوں سے وہ مطلوبہ فریکوینسی کی شعاعیں نکلتی ہوں جو کسی کی جین میں مثبت میوٹیشن پیدا کرے۔ بقول اقبال:

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں

تصوف کی تاریخ میں اس طرح کے بہت سے واقعات معروف ہیں۔مثلاً میر سید محمد نوربخش ؒ کا محمد قیمی کو اس طرح کی قسمت ساز نگاہوں سے دیکھنا اور اس کی شخصیت میں اس کے ارمانوں کے مطابق تبدیلی آنا۔اس موقع پر نوربخشؒ نے فرمایا تھا:

آنم کہ زہر در کفِ من انگبین شود ☆ دیو از لطافتم بہ مثلِ حورِ عین شود
آنم کہ گر گزار کنم بر دلِ جحیم ☆ دوزخ بہشت، نار گل و یاسمین شود

(ترجمہ) میں وہ ہوں جس کی ہاتھ میں زہر بھی شراب بن جاتا ہے اور دیو میری لطافت سے حورِ عین جیسی ہو جاتی ہے۔ میں وہ ہوں جو اگر جہنم کے بیچ سے گزرے تو دوزخ بہشت اور آگ گلزار بن جائے۔

حدیث مبارکہ (علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل) کے مصداق آگ کا گلزار بننا کوئی انوکھی بات نہیں۔

لہٰذا یہ بات واضح ہو گئی کہ تربیت یا نگاہِ خاص سے انسانی کردار و صفات میں تبدیلی ممکن ہے۔ انسان شناس نگاہیں نہ صرف بندے کی شکل و صورت سے اس کی عادات و اطوار اور صفات کا اندازہ لگا سکتی ہے۔ بلکہ خاص نگاہیں انسانی دل و دماغ کو ایک کھلی کتاب کی مانند پڑھ بھی سکتی ہیں۔ ایک مرتبہ کسی بزرگ کی محفل میں بیٹھا تھا، شرکائے محفل میں میڈیکل کے کئی طالب علم ڈاکٹرز بھی تھے۔انسان شناسی اور قیافہ شناسی کی موضوع پر بات چل رہی تھی۔صوفی بزرگ جو ایک قسم سے میرِ محفل بھی تھے اپنے کشفی علوم سے سامعین کو مستفید فرما رہے تھے، یقیناً انہوں نے یہ باتیں میڈیکل یا نفسیات کی کسی نصاب میں نہیں پڑھی تھیں۔اس ضمن میں روحانیات کی ایک خاص اصطلاح ''کشفِ قلوب'' پر بات چلی تو فرمانے لگے لوگ کشفِ قلوب یعنی دلوں کے حال معلوم ہونے کو علمِ غیب کہتے ہیں حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں۔ حیاتی اور جسمانی حوالے سے انسانی آنکھ اور رخسار اس کی سوچوں کا آئینہ ہوتی ہیں۔اگر کوئی فرد انسانی نگاہ اور چہرے کی حساس، نازک اور انتہائی باریک تبدیلیوں کو پڑھ سکے تو وہ یقیناً سوچوں کی عمومی نوعیت تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ انسانی چہرے اور آنکھوں میں انتہائی باریک اور حساس نوعیت کی خون کی رگیں (capilaries) ہوتی ہیں اور ان میں خون کا بہاؤ، سوچوں کی مخصوص نوعیت کے مطابق ہوتی ہیں۔ ان رگوں میں خون کی رفتار اور دباؤ بالواسطہ انسانی سوچوں اور تفکرات کی عمومی نوعیت اور اقسام کا پتہ دیتی ہیں۔جس سے نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں اور مفاہیم نکالے جاتے ہیں، جسے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ بزرگ لوگ دلوں کا حال جانتے ہیں، حالانکہ یہ خالصتاً ایک حیاتی تبدیلی کے عمل کا باریک بین مشاہدہ ہے، جسے چشمِ بینا کسی وقت کے بغیر ایک معمولی کیفیت کی صورت میں مشاہدہ کر لیتی ہے اور اس سے نتائج اخذ کر لیتی ہے۔ میں نے اس پورے واقعے کا اپنے ایک ڈاکٹر دوست سے ذکر کیا جو ملک کے ایک مایہ ناز میڈیکل یونیورسٹی میں ہیومن اناٹومی کے استاد تھے، ان صاحب نے کہا کہ یہ باتیں سو فیصد درست ہیں، کہ انسانی چہرے کی تاثرات مخصوص دورانِ خون کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں جو سوچوں سے کنٹرول ہوتی ہیں۔تو اس میں کوئی غیر سائنسی بات نہیں۔ اگر کوئی انسان شناس تاثر شناسی کا دعویٰ کرے تو ایسا ہونا عین ممکن ہے۔

اس طرح کی کشفِ قلوب کو تمثیلاً یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔مثلاً محبت یا نفرت کے جذبات، لالچ یا دشمنی، خوف یا طمع، عشق یا حیا، رازوں کے اظہار کی بے تابی وغیرہ جیسی کیفیات انسانی چہرے اور آنکھوں میں مخصوص تاثرات پیدا کرتی ہیں جو دراصل اُن مخصوص ذہنی یا دلی کیفیات کی عکاسی کرتے ہیں۔ پھر ان دلی کیفیات کی تشریح مناسب اور متعلقہ مخصوص سوالات کے ذریعے ممکن ہیں جو عین ممکن ہے بندے کی شعوری سوچ کا حصہ نہ ہو لیکن جب ایسی باتوں کا تذکرہ کیا

جائے تو وہ اس کے لاشعور یا تحت الشعور سے شعوری سطح پر آجائے اور سمجھ لے کہ اس بات کا علم تو صرف مجھے تھا، ان بزرگ کو کیسے معلوم ہوا، یقیناً انہیں دل کی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ یہ کشفِ قلوب کی ایک معمولی سی تمثیل ہے۔ ہاں البتہ اس طرح کی چشمِ بینا پیدا کرنے کے لیے مخصوص ریاضات اور تربیت درکار ہیں۔ یوں سمجھ لیں کہ کچھ مخصوص ریاضات کے نتیجے میں انسانی نگاہ انسان شناس بن جاتی ہیں۔

میر سید محمد نوربخشؒ نے اپنی کتاب انسان نامہ میں جو حدیث نقل فرمائی ہے کہ ”مؤمن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نور خداوندی سے دیکھتا ہے“ دراصل اسی صلاحیت کی ترجمانی ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ قیافہ شناسی اور تاثر شناسی گو الگ الگ علوم ہیں تاہم یہ دونوں انسان شناسی کے علوم کی ذیلی شاخوں کے طور پر لیے جاسکتے ہیں۔

قیافہ شناسی کے تحت انسان کے مختلف اعضاء کی ساخت، رنگت، نرمی، سختی، شکل (جیسے چوکور، گول وغیرہ) اور ایک عضو کے دیگر اعضاء کی نسبت میں اضافیتی شکل وصورت کی بناء پر ممکنہ صفات اور خواص کی پیش گوئی ممکن ہے۔ اسی طرح خاص قسم کی فراست حاصل ہونے والوں کے لیے تاثر شناسی بھی اسی طرح ممکن ہے جس طرح کوئی میڈیکل ڈاکٹر کسی شخص کی نبض دیکھ کر اس کو لاحق ممکنہ بیماریوں کے بارے میں بتا سکتا/سکتی ہے۔

جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے کہ جینیاتی تشکیل میں تبدیلی ممکن ہے۔ کروموسوم اور جین دونوں کی میوٹیشن ہوتی ہے۔ میوٹیشن شعاعوں یا کیمیائی مواد (عناصر یا مرکبات) کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ہر جاندار شے ہمہ وقت کسی نہ کسی قسم کی شعاع خارج کرتی رہتی ہے عموماً یہ شعاعیں زیرین سرخ infrared نوعیت کی ہوتی ہیں۔ تاہم یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ انسانوں سے مدافعتی یا کششی شعاعیں بھی نکلتی ہیں جو دیگر انسانوں کی قدرتی تعدد یعنی نیچرل فریکوینسی natural frequency سے مل کر کشش یا مدافعت کے اثرات پیدا کرتی ہیں۔ شعوری طور پر ریاضات، نیک اعمال اچھی نیتوں اور مثبت خیالات سے، یا کسی مؤمن کی نگاہ قسمت ساز سے مستفید ہونے کی وجہ سے انسان ناپسندیدہ خواص کو بدل سکتے ہیں اور بہت ساری بری صفات سے نجات پاسکتے ہیں۔ عبادات، علم وحلم اور انسان دوستی جیسی صفات کے نتیجے میں بظاہر کم خوبصورت چہرے بھی طبعی عمر سے قطع نظر کتنے پرنور اور پرکشش ہو جاتے ہیں۔ جس طرح ناپسندیدہ صفات کو اچھی ماحول اور تربیت سے پسندیدہ صفات میں تبدیل کیے جاسکتے ہیں، اسی طرح اچھی صفات بھی برے ماحول کی وجہ سے بدل جاتی ہیں۔ غلط اعمال، بری نیتیں، منفی سوچ یا فاسق وفاجر لوگوں کی معیت میں رہنے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے نہ صرف انسان کی شخصیت اور روحانی صحت متاثر ہوتی ہے بلکہ جسمانی حسن اور کشش میں بھی کمی آتی ہے۔ بچپن کے کتنے معصوم چہرے برے ماحول میں پلنے بڑھنے اور بُری عادتوں کے اختیار کرنے کی وجہ سے بدل کر کتنے بھیانک اور مسخ ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

جہاں تک ہو بسر کر زندگی عالی خیالوں میں
بنا دیتا ہے کامل، بیٹھنا صاحب کمالوں میں

ان تمام باتوں سے جو نتائج اخذ ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ علم قیافہ دراصل ظاہر سے باطنی صفات کی استدلال کا علم ہے تاہم مناسب تربیت سے ان صفات میں تبدیلی ممکن ہے، اور عموماً اس طرح کی تربیت کسی کامل استاد/معلم یا مرشد کی سرپرستی میں ممکن ہے۔

استدلال میں احتیاط کی ضرورت:

تربیت و ریاضت اور نگاہِ کیمیا سمیت ماحول اور دیگر عوامل کے ساتھ قیافہ شناسی میں ایک عضو کی ممکنہ خصوصیات پر استدلال سے قبل دیگر اعضاء کی ساخت کو بھی مدنظر رکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ قیافہ شناسی تب ہی بہتر نتائج دے سکتی ہیں جب ان تمام باتوں کا خیال رکھا جائے۔ میر سید محمد نوربخشؒ کے مطابق انسانی اعضاء کی صفات اور خواص سے متعلقہ خوبیاں اور خامیاں ایک دوسرے پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایک عضو کی خوبیاں دوسری عضو کی خامیوں کو دور کرے یا اس کا اثر زائل کرے لہٰذا قیافہ شناسی میں اعضاء کی اجمالی تشریح زیادہ مستند ہوگی۔ یہاں اس بات کا اعادہ بھی ضروری ہے کہ اس

علم میں نہایت احتیاط اور مہارت کی ضرورت ہے۔ نوربخشؒ فرماتے ہیں۔ ''صاحب قیافہ اور فراست والے کو چاہیے کہ ہر ہر عضو کی کیفیت اور تشخیص کے سلسلے میں بہت زیادہ محتاط اور ہوشیار رہے۔ تاکہ کسی قسم کا مغالطہ واقع نہ ہو۔ مثلاً ایک عضو حماقت کی علامت کو ظاہر کرتا ہو جبکہ دو یا دو سے زائد دیگر اعضاء عقل و دانائی کے حامل صفات کی ترجمان ہوں، ایسی صورت میں اس شخص کی عقل و دانائی کے حق میں فیصلہ دیا کرتے ہیں، کیونکہ اس شخص کی عقل و دانائی کی ایک علامت اسی شخص کے حماقت کی ایک علامت کے سبب زائل ہوئی جبکہ عقل و دانائی کی دوسری علامت باقی رہی۔ لہٰذا (ان الحسنات یذھبن السیئات) نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ کے تحت عقل و دانائی کی ایک علامت حماقت کی ایک علامت کو ختم کر دیتی ہے۔ دوسری باقی رہتی ہے یوں عقل و دانائی کی طرف رجحان کا موجب بنتی ہے'' (ص: ۹۳)

کردار کا جینیاتی خواص سے تعلق:

چونکہ یہ بات سائنسی اعتبار سے بھی ثابت ہو چکی ہے کہ انسانی کردار کا اس کی جینیاتی خواص سے نہ صرف گہرا تعلق ہے بلکہ مخصوص جینیاتی تشکیل مخصوص کردار کو جنم دینے کا باعث بنتی ہیں۔ مذکورہ کتاب 'انسان نامہ' میں آنکھوں کی رنگت کے بارے میں کئی بار تذکرہ ہے اور جدید سائنس ہمیں یہ بتاتی ہے کہ آنکھوں کی رنگت خالص جینیاتی صفت ہے۔ اسی طرح کم وبیش ہر عضو کی ساخت اور صورت کے بارے میں مختصراً ان سے وابستہ صفات درج ہیں۔ مثلاً بالوں کی رنگت، جلد خصوصاً چہرے کی قدرتی رنگت، نارمل صحت کے وقت زبان کی قدرتی رنگت، ہاتھ کے انگلیوں کی ساخت، کان کا سائز اور ساخت، پیشانی، جسم کے مختلف حصوں پر بالوں کی کم یا زیادہ مقدار میں موجودگی وغیرہ وغیرہ۔ اگر غور کیا جائے تو کم وبیش اعضاء کی یہ تمام خواص مخصوص جینیاتی ترکیب کی وجہ سے ہیں جو مخصوص کرداری خواص، صفات اور رویوں کا پتہ دیتی ہیں۔ اس پوری بحث میں سائنسی اعتبار سے جو چیز سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث ہے وہ ہے اعضاء کی ساخت سے وابستہ صفات یا بالفاظ دیگر جینیاتی ترکیب کے ساتھ ڈی این اے کوڈنگ کی تشریح ہے، جو شاید اب بھی سائنسی علوم کے لیے ایک بہت بڑے انکشاف سے کم نہیں ہوگی۔ ڈی این اے ڈی کوڈنگ DNA decoding اکیسویں صدی میں حیاتیاتی علوم میں اب تک کی سب بڑی پیش رفت سمجھی جاتی ہے۔ آج یہ ممکن ہو چکا ہے کہ کسی مخصوص جین کی موجودگی (جو مخصوص عضویاتی خواص میں ظاہر ہو سکتے ہیں) خاص قسم کے رجحانات کا باعث بن سکتی ہیں۔ لیکن آج سے سات آٹھ صدیاں قبل اگر نوربخشؒ نے اس طرح کی ڈی کوڈنگ پر کتاب لکھی ہو تو اسے کشفی علوم یا علم لدونی کے سوا اُس وقت کے مروجہ کسی اور علم سے منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ تربیت، مشق، ریاضت اور تزکیہ سے ان صفات میں تبدیلی ممکن ہے۔ کیونکہ میوٹیشن کے ذریعے جینیاتی ترکیب میں تبدیلی ممکن ہے۔ اور اس طرح کی تبدیلی مخصوص کیمیائی مواد substances یا شعاعوں کے ذریعے یا ان کی وجہ سے ہو سکتی ہیں۔ تزکیہ نفس کی مخصوص روحانی ریاضات کے دوران مخصوص قسم کی غذاؤں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح مخصوص انوار سے فیض یاب ہونے کے لیے بھی مخصوص ریاضات ہیں۔ یہاں تک کہ خود مختلف عبادات سے منسوب نور بھی ہیں جن کا حصول ان اعمال کی بجا آوری سے ممکن ہے۔ مثلاً نور وضو، نور ذکر، نور نماز وغیرہ۔ مختلف ریاضات کے دوران سالکین یعنی تزکیہ نفس کے شاگرد کبھی کبھار مخصوص رنگوں کی روشنیوں کا تجربہ کرتے ہیں جو دراصل ان کی احوال و مقامات کا پتہ دیتی ہیں۔ انہیں غیبی شعاعیں یا انوار (انوار المتنوعة الغیبیه) کہا جاتا ہے۔ ان شعاعوں کی مدد سے انسان (سالک) کے اندر مخصوص قسم کی میوٹیشن کا عمل وقوع پذیر ہوتا ہو جو ان کے اعضائے ظاہری کی ناپسندیدہ صفات کو پسندیدہ صفات میں تبدیل کر دے۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر ایک کامل مرشد کو بجا طور پر قسمت ساز کہا جا سکتا ہے، جسے قدرت نے ایسی غیبی روشنیوں سے مالا مال کر دیا ہو۔ اور جو ایسی غیبی روشنیوں یا انوار سے فیضیابی کی تربیت رسان ہوں۔ یہاں اس بات کا

باقی صفحہ نمبر 6 پر

تصوف

یقین، قلب، نفس

(قسط اول)

محمد ناظم نوربخش، خپلوی

یقین کیا ہے؟

میر سید محمد نوربخشؒ نے کشف الحقائق میں یقین کے تین درجے بتائے ہیں۔

علم الیقین:

یہ یقین کا سب سے پہلا اور کم درجہ ہے یہ کسی کو محض سطحی حد تک علم ہوتا ہے مثلاً آگ جلاتی ہے، آگ گرم کرتی ہے، آگ کے ساتھ دھواں ہوتا ہے۔

عین الیقین:

یہ یقین کا دوسرا درجہ ہے یہ علم الیقین سے بلند مگر حق الیقین سے کم درجے کا یقین ہے۔ یہاں آدمی دیکھ کر یقین حاصل کرتا ہے۔ مثلاً آگ کا شعلہ یا دھواں دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ واقعی آگ ہے۔

حق الیقین:

یہ یقین کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے یہاں آدمی آگ کو دیکھ کر اور چھو کر یقین حاصل کرتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آدمی کا علم مختلف مراحل و مدارج سے گزر کر یقین محکم اور تجربہ پا کر پختہ سے پختہ تر ہو جاتا ہے اور وہ علم الیقین سے گزر کر عین الیقین اور عین الیقین سے حق الیقین کے درجے کو پہنچ جاتا ہے یہاں پہنچ کر آدمی کا یقین راسخ، مستحکم اور ناقابل شک ہو جاتا ہے۔ علامہ اقبال کی زبان میں:

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہے یہ مردوں کی شمشیریں

ارشاد خداوندی ہے:

وَالَّذِيْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ O

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔ (سورۃ البقرہ آیت ۴)

اسی بات کو میر سید علی ہمدانیؒ اپنے رسالے درجات معرفت میں لکھتے ہیں کہ ایمان کے بھی 3 درجے ہیں۔ (۱) ایمان عامہ (۲) ایمان استدلال (۳) ایمان شہودی۔ ایمان عامہ علم الیقین کی مانند ہے جو آدمی کسی سے سن کر جان لیتا ہے۔ مثلاً عام آدمی بھی اللہ تعالیٰ کے وجود اور ایک خدا پر ایمان رکھتا ہے یہ کم از کم ایمان ہے۔

ایمان استدلالی اہل علم اور دانشوروں کا ایمان ہے جس میں پڑھے لکھے لوگ اور علماء غور و فکر کرتے ہیں۔ غور و فکر انسان کو ایک خدا کے وجود پر یقین کرنے پر مجبور کرتا ہے اور وہ مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے وہ ایک ہے اگر دو خدا ہوتا تو کائنات کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ اسی طرح وہ کسی چیز کو دیکھ کر جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ اسے کس نے بنایا ہے؟ جب اس کو چیز بنانے والا مل جاتا ہے اس سے وہ یہ استدلال کرتا ہے کہ جب دنیا کی ایک حقیر چیز کو کوئی نہ کوئی بنانے والا ہے۔ اسی طرح وہ خالق کائنات پر ایمان لے آتا ہے۔ یہ وجدان بہت ہی پختہ ناقابل تزلزل ہوتا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ کسی بھی معاملے میں بالخصوص تصوف و روحانیت میں کسی بھی سطحی بات پر توقف نہ کرے بلکہ اعلیٰ یقین و ایمان تک پہنچنے کے لیے کوشاں رہنا چاہیے جس کے لیے جس قدر ممکن ہو کوشش اور جد و جہد کرنا چاہیے۔ اسی کوشش اور جد و جہد کو دوسرے معنوں میں مجاہدہ و ریاضت کہتے ہیں اور روحانیت سے متعلق یقین کا یہ درجہ بہت زیادہ ریاضت اور مجاہدہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ یہ یقین کا سب سے بلند درجہ ہے اور اس کا حصول بڑی کوشش اور جد و جہد کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ذات مقدم ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یقین

انسان کو اپنے رب کی طرف بڑھنے کا ایک مضبوط راستہ ہے۔ اللہ پر یقین ابراہیم علیہ السلام کو آگ ٹھنڈا کر کے گلزار بنایا۔

حضرت ابراہیم خواصؒ فرماتے ہیں: صحرا میں میری ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی گویا وہ چاندی کا ٹکڑا ہے۔ (یعنی خوبصورت تھا۔) میں نے پوچھا اے لڑکے کہاں جا رہے ہو؟

اس نے کہا: مکہ مکرمہ کی طرف جا رہا ہوں۔

میں نے کہا: زادِ راہ و سواری کے بغیر جا رہے ہو؟

اس نے کہا: اے کمزور یقین والے! وہ ذات جو آسمانوں اور زمینوں کی حفاظت پر قادر ہے وہ اس بات پر قادر نہیں کہ مجھے وسیلہ کے بغیر مکہ مکرمہ پہنچا دے؟

فرماتے ہیں: جب میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا تو میں نے اسے وہاں طواف کرتے ہوئے پایا اور کہہ رہا تھا:

يَا عَيْنُ سُحِّي أَبَدًا　　يَا نَفْسُ مُوْتِي كَمَدًا
وَلَا تُحِبِّي أَحَدًا　　إِلَّا الْجَلِيْلَ الصَّمَدَا

ترجمہ: اے آنکھ! ہمیشہ روتی رہ، اے نفس! غم سے مر جا لیکن اس ذات کے علاوہ کسی سے محبت نہ کرنا جو جلیل اور بے نیاز ہے۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے کہا اے شیخ! کیا تم ابھی تک کمزور یقین پر ہو؟

حضرت امیر کبیرؒ نے فرمایا اللہ کے رسولؐ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ اوپر جن باتوں کا ذکر ہوا ہے وہ عام طالبوں کا راستہ ہے لیکن طالبانِ خاص کا راستہ اس سے زیادہ بلند و برتر ہے۔ عاشقانِ خدا کی قدم ہمت اس سے بھی بلند و برتر ہیں۔ ابو یزید بسطامی کی زبان سے اس معنی کی حقیقت ذرا سن لو فرماتے ہیں کہ:

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ سے شبلی نے پوچھا کہ یقین کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ الجوع، الجوع، الجوع۔ یقین بھوک کا نام ہے۔ یہ تین بار فرمایا۔ کسی اور بزرگ نے فرمایا کہ: الآفات مجموعۃ فی الشبع والخیرات مجموعۃ فی خلاء البطن۔ شکم پری تمام آفات کا باعث ہے اور خالی شکم تمام بھلائیوں کا سبب ہے۔ اس قول کی صداقت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان شاہد ہے: ماملئی وعاء شرا من بطن آدمی۔ کوئی بھرا ہوا برتن اتنا برا نہیں جتنا انسان کا پیٹ۔

یقین کے بارے میں اقوال: حضرت ابو عبداللہ انطاکیؒ نے فرمایا: یقین کم از کم یہ ہے کہ جب یہ دل تک پہنچتا ہے تو دل کو نور سے بھر دیتا ہے اور اس سے ہر شک کو دور کر دیتا ہے۔ نیز اس کے ذریعے شکر اور اللہ کے خوف سے بھر جاتا ہے۔ حضرت سہل بن عبداللہ فرماتے ہیں: یقین ایمان کی زیادتی اور اس کی تحقیق کا نام ہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں: یقین دل کے اندر ایک ایسا پختہ علم ہے جو نہ تو پھرتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ ایک اور جگہ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں: 'امورِ غیبیہ کے مشاہدہ میں شک کا اُٹھ جانا یقین ہے۔' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: لَوِازْ دَادَ يَقِيْنًا لَمَشٰى فِي الْهَوَاءِ كَمَا مَشٰى فِيْهِ کہ اگر ان کے یقین میں اضافہ ہوتا تو وہ ہوا میں چلتے جس طرح میں اس میں چلا ہوں۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کچھ لوگ یقین کی وجہ سے ہی پانی پر چلے اور جو لوگ یقین میں ان سے اعلیٰ مرتبہ پر تھے وہ پیاس سے مر گئے۔ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنے کے لیے سب سے پہلے تزکیہ نفس ضروری ہے اس کے بعد اس کا صوفی ہونا بہت ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

اظہار تعزیت

ادارہ نوائے صوفیہ فخر تصوف، ممتاز عالم دین، صدر سپریم علماء کونسل صوفیہ نوربخشیہ پاکستان، صدر انجمن صوفیہ نوربخشیہ گانچھے و ممبر قانون ساز اسمبلی گلگت بلتستان محترم الحاج **مفتی محمد عبداللہ** کی اچانک وفات پر گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرما۔ آمین

(ادارہ)

تصوف

حضرت رابعہ بصریؒ

زیب النساء، اسلام آباد

دنیا میں اللہ کے ایسے برگزیدہ بندے بھی ہیں جن کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ فتنوں سے بھری اس دنیا میں ایسے انسان اللہ کی روشن نشانیاں ہیں اور اللہ کے دوست ہیں جنہوں نے اپنی بے پناہ ریاضت سے اسلام کی عملی تشریح پیش کی۔ اپنے عمل سے اللہ کی توحید ثابت کی۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ صدیاں گزر جانے کے بعد لاکھوں دلوں میں آج بھی زندہ ہیں۔

تصوف میں پہلی خاتون جنہیں سیرت دوام حاصل ہوئی، وہ حضرت رابعہ بصری ہیں۔ آپ کی ولادت ۹۵ھ میں ہوئی۔ یہ غالباً ۱۰۵ھ کا واقعہ ہے کہ تاریخی شہر بصرہ خوفناک قحط کی لپیٹ میں آ گیا۔ لوگ نہ صرف محبت کے لطیف و نازک جذبات کو بھول گئے بلکہ ان کے سینے نفسانی خواہشوں کے ہجوم سے بھر گئے تھے، وہ اپنے شکم کی آگ بجھانے کے لیے اپنے ہم جنسوں کو ارزاں داموں فروخت کر رہے تھے۔ اسی ہولناک فضا میں بصرہ کے ایک چھوٹے سے خاندان پر قیامت گری۔ یہاں چار بہنیں رہا کرتی تھیں۔ جن کے ماں باپ دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔ بصرہ میں قحط کے بعد سارے کاروبار دم توڑ گئے اور مزدوریاں ختم ہو گئیں۔ تو ان نوعمر لڑکیوں کو فاقے برداشت کرنے پڑے۔ یہاں تک کہ فاقہ زدہ بہنوں نے تاجر کے سامنے دستِ سوال دراز کیا۔

"خدا کے لیے ہمیں کچھ کھانے کو دو۔ ورنہ کچھ دیر میں ہماری سانسوں کا رشتہ ہمارے جسموں سے منقطع ہو جائے گا۔" تاجر عتیق نے سب سے چھوٹی بہن کو دیکھا جو خاموش بیٹھی تھی۔ "لڑکی! تجھے بھوک نہیں ہے؟"

"بہت بھوک ہے۔" سب سے چھوٹی بہن نے نقاہت زدہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو کسی سے روٹی کیوں نہیں مانگتی؟" تاجر نے سوال کیا۔

"جس سے مانگنا چاہیے اسی سے مانگ رہی ہوں۔" لڑکی نے بڑا عجیب جواب دیا۔

"تو تجھے ابھی تک کیوں روٹی نہیں ملی؟" تاجر عتیق نے دوبارہ سوال کیا۔

"جب وقت آئے گا وہ بھی مل جائے گی۔" لڑکی کا انداز گفتگو مبہم تھا مگر لہجے میں بڑی استقامت جھلک رہی تھی۔

عام طور پر یہی روایت مشہور ہے کہ بڑی بہنوں نے اپنی اس چھوٹی بہن کو اس تاجر عتیق کے ہاتھوں میں فروخت کر دیا مگر بعض روایات میں ہے کہ بھوک سے تنگ آ کر چاروں بہنیں گھر سے نکلیں وہ بصرہ چھوڑنا چاہتی تھیں۔ جہاں ضروریات زندگی میسر آ سکیں۔ ابھی وہ راستے میں تھے کہ اچانک کسی گوشے سے ایک قوی ہیکل شخص نمودار ہوا اور اس نے چھوٹی بہن کو پکڑ لیا۔ پھر اس سفاک شخص نے اس بچی کو ایک مالدار تاجر عتیق کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ اور وہ بچی تاجر عتیق کی کنیز بن گئی۔

نوعمر ہونے کے باجود لڑکی انتہائی مشقت اور ذمہ داری کے ساتھ اپنا کام پورا کرتی اور مالک کو شکایت کا موقع نہ دیتی۔ یہاں تک کہ اسی عالم میں کئی سال گزر گئے۔ اب اس لڑکی کی عمر بارہ تیرہ سال کے قریب تھی۔ جیسے جیسے عمر بڑھتی جا رہی تھی۔ لڑکی کے ذوقِ عبادت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ دن بھر کا کام کرنے کے بعد وہ رات بھر عبادت میں مصروف رہتی۔ پھر صبح ہوتے ہی اپنے آقا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے گھر کے کاموں میں مشغول ہو جاتی۔

ایک دن اتفاق سے نصف شب کے قریب آقا کی آنکھ کھل گئی۔ وہ اپنے کمرے سے نکل کر ٹہلنے لگا۔ اچانک اس کی نظر کنیز کی کوٹھری پر پڑی۔ وہاں چراغ جل رہا تھا۔ وہ کنیز کے جاگنے کا سبب معلوم کرنے کوٹھری کی طرف بڑھا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ مالک دبے قدموں اندر داخل ہوا۔ اب اس کی آنکھوں کے سامنے ایک ناقابل

یقین منظر تھا۔ کنیز سجدے کی حالت میں تھی اور دبی دبی سسکیاں ابھر رہی تھی۔ مالک کی حیرت میں کچھ اور اضافہ ہوا۔ پھر اس نے کان لگا کر سنا کنیز انتہائی رقت آمیز لہجے میں دعا مانگ رہی تھی۔

"اے اللہ! تو میری مجبوریوں سے خوب واقف ہے۔ گھر کا کام کاج مجھے تیری طرف آنے سے روکتا ہے۔ تو مجھے اپنی عبادت کے لیے پکارتا ہے۔ مگر میں جب تک تیری بارگاہ میں حاضر ہوتی ہوں نمازوں کا وقت گزر جاتا ہے۔ اس لیے میری معذرت قبول فرما اور میرے گناہوں کو معاف کر دے۔"

روایت ہے کہ اس واقعے سے پہلے تاجر عتیق ایک ظالم شخص تھا۔ اپنے غلاموں اور کنیزوں سے بے پناہ مشقت لیتا۔ آج رات ایک کنیز کو اس طرح سجدہ ریز دیکھا تو پتھر دل پگھل گیا۔ اور اسے اپنے ماضی پر ندامت ہونے لگی۔ الٹے قدموں واپس گیا اور رات کا باقی حصہ جاگ کر گزارا اور صبح ہوتے ہی کنیز سے کہا کہ آج سے تم آزاد ہو جہاں چاہو چلی جاؤ۔ اور مجھے معاف کر دو۔ میں نے تمھیں معاف کیا۔ تیرا مالک تمھیں ہدایت دے۔ یہ کہہ کر کنیز چلی گئی۔

یہ معصوم اور یتیم بچی اور شب بیدار کنیز مشہور عارفہ حضرت رابعہ بصری تھیں۔ حضرت رابعہ بصری کے والد شیخ اسمٰعیل جو خود بھی عبادت گزار شخص تھے۔ اپنی بے سروسامانی کی وجہ سے پریشان رہتے تھے کہ ایک رات حضور کو خواب میں دیکھا۔ رسالت مآب فرما رہے تھے اسمٰعیل اپنی بے سروسامانی کا غم نہ کر۔ تیری یہ بچی اپنے وقت کی بڑی عارفہ ہوگی۔ اور اس کی دعاؤں سے میری امت کے بہت سے افراد بخشے جائیں گے۔

جب تاجر عتیق نے حضرت رابعہ کو آزاد کر دیا تو آپ علم ظاہری حاصل کرنے کے لیے بصرہ سے کوفہ تشریف لے گئیں۔ جو اپنے وقت میں بہت بڑا علمی مرکز تھا۔ کم مدت میں آپ نے قرآن حفظ کیا۔ پھر فقہ و حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ دونوں علوم میں اس قدر مہارت حاصل کی کہ جب آپ وعظ فرماتی تھیں تو بڑے بڑے محدث اور فقیہ حیران رہ جاتے تھے۔ حضرت رابعہ بصری کی بارگاہِ معرفت میں بڑے بڑے علماء نیازمندی کے ساتھ حاضر ہوا کرتے تھے۔ ان بزرگوں میں حضرت امام سفیان ثوری، حضرت مالک بن دینا بھی شامل ہیں۔

حضرت رابعہ بصری عشقِ خداوندی میں اس قدر غرق رہتی تھی کہ خوشی اور غم اپنی حیثیت کھو بیٹھتے تھے۔ ایک بار حضرت رابعہ بصری ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگ رہی تھی۔ "اے میرے معبود! اگر میں تیری عبادت دوزخ کے خوف سے کرتی ہوں تو مجھے دوزخ میں ہی ڈال دینا۔ اور اگر میری ریاضت حصولِ جنت کے لیے ہے تو اسے مجھ پر حرام کر دینا اور اگر میں صرف تیرے ہی لیے تیری پرستش کرتی ہوں تو تو مجھے اپنے دیدار سے ہرگز محروم نہ رکھنا۔" یہی وہ عشق ہے جس نے حضرت رابعہ بصری کو ولایت کے منصب تک پہنچایا۔ پھر آپ کا نام قیامت تک کے لیے محبت کی علامت بن کر رہ گیا۔ حضرت رابعہ شاعری بھی کیا کرتی تھیں۔ آپ کا سارا کلام کیفیاتِ عشق سے معمور ہے۔

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں "رابعہ بصری نے اپنے اشعار میں غرض اور آرزو کی جس محبت کا ذکر کیا ہے اس سے مراد اللہ کا احسان اور انعام ہے جو وہ اپنے بندوں پر روا رکھتا ہے اور جس حبِ ذاتِ الٰہی کی بات کی ہے اس سے مراد دیدارِ خداوندی کی محبت ہے۔ جس کا نظارہ ان کے دل کی آنکھوں نے کیا۔ یہی محبت سب سے بہتر ہے۔

محبت کا یہ آبشار اٹھاسی برس تک جاری رہا۔ حضرت رابعہ بصری ۱۸۵ھ میں اس طرح دنیا سے رخصت ہوئیں جیسے بادِ نسیم کا کوئی جھونکا تیزی سے گزر جائے۔ وفات سے تھوڑی دیر قبل بصرہ کے کچھ لوگ عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ حضرت رابعہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔ "فرشتوں کے لیے راستہ چھوڑ دو۔" لوگ باہر چلے گئے آپ نے بستر سے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا۔ کچھ دیر تک بات کرنے کی آوازیں آتی رہیں پھر جب خاموشی چھا گئی تو لوگوں نے دروازہ کھولا۔ حضرت رابعہ بصری دنیا سے رخصت ہو چکی تھیں۔ لوگوں نے اشکبار آنکھوں سے دیکھا۔ محبت کا نغمۂ سرمدی خاموش ہو چکا تھا مگر اس کا سوز اہلِ دل کو آج بھی اسی شدت سے محسوس ہوتا ہے۔ آپؒ کی آخری آرام گاہ بصرہ (عراق) میں ہے۔

☆☆☆☆☆

احکامات

خواتین کے حقوق کے علمبردار۔ نبی اکرمؐ

روبینہ عباس تھلوی، اسلام آباد

تاریخ کے ایک طویل عرصے سے عورت مظلوم چلی آرہی ہے۔ وہ ہر قوم میں اور ہر خطے میں مظلوم تھی۔ بازاروں اور میلوں میں اس کی خرید وفروخت ہوتی تھی۔ اس کے علاوہ حیوانوں سے بھی بدتر سلوک ہوتا تھا۔ بعض شقی القلب لوگ زندہ درگور کر دیتے تھے۔ راہبانہ مذاہب اسے گناہ کا دروازہ اور معصیت کا سرچشمہ سمجھتے تھے۔ وہ باپ کی پھر شوہر کی اور اس کے بعد اپنی نرینہ اولاد کی تابع اور محکوم تھی اور اسے فریاد کا حق بھی حاصل نہیں تھا۔

محسن اعظم کے احسانات پوری نوع انسانی پر ہیں لیکن صنف نازک اس احسان کی خصوصی طور پر مرہون منت ہے جس کو اس کا حقیقی مقام دلا کر آپؐ نے گویا ایک نئی زندگی عطا کی۔ یہ حقیقی مقام کیا تھا؟ آدمؑ اور حواؑ کی تخلیق کے وقت مرد اور عورت کی حیثیت کا تعین کر دیا تھا دونوں کی اصل اور بنیاد ایک ہی ہے۔

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا ایک جوڑا بنایا اور پھر اس دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔ (سورہ النساء)

آپؐ نے نہ صرف عورت کو باعزت طریقے سے زندہ رہنے کا حوصلہ دیا بلکہ جنت ماؤں کے قدموں تلے کے اعلان کے ساتھ اسے مردوں سے بھی زیادہ بلند درجہ عطا کیا۔ آپؐ نے ساتویں صدی عیسوی میں عورت کو وہ تمام معاشرتی وتمدنی حقوق عطا کیے جو مغرب کی عورت کو اٹھارویں صدی عیسوی میں انتہائی جدوجہد کے بعد حاصل ہوئے۔

لوگو! عورتوں کے حقوق کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ (خطبہ حجتہ الوداع)

لوگو! اللہ نے تم پر حرام کی ہے ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا۔ (حدیث)

نبی مہربانؐ نے نہ صرف باپ، بھائی، شوہر اور بیٹے کو اس کی کفالت کا ذمہ دار ٹھہرایا بلکہ کسی بھی ذریعے سے حاصل کردہ آمدنی و جائیداد پر اس کی ملکیت لازم قرار دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ: ''جو شخص دو بچیوں کی ان کی جوانی کو پہنچنے تک پرورش کرے گا قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر آپؐ نے انگشتہائے مبارک کو ملایا۔''

والدین کو بحیثیت ولی لڑکیوں کے ہم پلہ رشتوں کی تلاش کا ذمہ ٹھہرایا گیا اور شادی میں لڑکی کی رضامندی کو نکاح کے انعقاد کی لازمی شرط قرار دیا۔ آپؐ نے خود ایک ایسی لڑکی کو جس کے والدین نے اس کی رضا کے برخلاف نکاح کر دیا تھا حق دیا کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو فسخ کروا دے۔ ظالم، ناکارہ اور ناپسندیدہ شوہر کے مقابلے میں عورت کو خلع اور فسخ نکاح کے وسیع اختیارات دیئے، عورت کے کردار پر اٹھنے والی غلط آواز کو قذف کا مرتکب ٹھہرایا۔

رحمت للعالمین کے خواتین پر چند احسانات ایسے بھی ہیں جو اغیار کی طرف سے حقوق نسواں کے خلاف امتیازات قرار دیے جاتے ہیں۔ غور کیجیے قانونی گواہی میں رخصت، جہاد اور قتال فی سبیل اللہ سے رخصت عورت کے خلاف امتیازات ہیں یا احسانات؟ فرمایا:

''جس عورت نے پانچوں نمازیں ادا کی، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عزت کی حفاظت کی اور اپنے شوہر کی اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگی۔'' (حدیث)

آج حضورؐ کی تعلیمات کی یاد دہانی کے موقع پر یہ غور کرنا بھی ضروری ہے کہ کیا ازواج مطہرات جو ہماری مائیں قرار پائیں اور بنات رسول جنہوں نے آپ کی آغوش میں تربیت پائی ہمارے لیے نمونہ عمل نہیں

باقی صفحہ نمبر 6 پر

ادبیات

عربی زبان و ادب کی مختصر تاریخ

(قسط دوئم)

ابن صوفی

۲۔ حدیث نبویؐ:

قرآن مجید کے بعد جہاں دینی اور معاشرتی اور ثقافتی معاملات میں حدیث کی سب سے زیادہ اہمیت ہے وہاں زبان و ادب کے اعتبار سے بھی حدیث کی مستقل اہمیت اور مقام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات نہایت جامع اور فصاحت و بلاغت کا بے نظیر نمونہ تھے، جنہیں جوامع الکلم کے نام یاد کیا جاتا ہے۔ احمد زیات حدیث نبویؐ کے طرز بیان کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پر باوجود یہ جنگی کے فیضان سماوی کا اثر، غیر معمولی صلاحیت کا نشان اور بلاغت و دلنشینی کی مہر نظر آتی ہے اور ان کا طرز بیان قرآن مجید کے اسلوب کی نسبت زمانہ نبوت کے طرز بیان سے قریب تر ہے، تاہم وہ اپنی ظاہری چمک دمک، عبارت کی ترتیب و روانی، واضح و معین غرض و غایت کو بیان کرنے کے لیے سلجھے ہوئے مناسب الفاظ لانے، بیان کے حسب حال ہونے اور جس سے گفتگو کی جائے، اس کی بولی کے مطابق ہونے کی وجہ سے مابہ الامتیاز ہیں۔ بیشتر احادیث پر روانی طبع کا جمال، ثبوت کا جلال، اور رونق فصاحت نمایاں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تشبیہ و تمثیل، حکیمانہ کلام اور حسن جواب پر حیرت انگیز قدرت حاصل تھی اور آپ سے قبل آنے والے رسولوں بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی یہی خصوصیت تھی۔ اس لیے انبیاء کرام بمنزلہ اساتذہ ہوتے ہیں اور تعلیم میں سب سے زیادہ مفید اور کارگر طریقہ تمثیل و خوش بیانی کا طریقہ ہے۔" (۸)

حدیث نبویؐ کے بعض دلنشیں نمونے درج ذیل ہیں:

لو توکلتم علی اللہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصاً وتعود بطاناً۔

اگر تم خدا پر بھروسہ کرلو تو وہ پرندوں کی طرح تم کو روزی پہنچائے گا کہ وہ صبح کو خالی پیٹ نکل جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹ آتے ہیں۔

مثل المؤمن کالنحلۃ لا یاکل الا طیباً ولا یطعم الا طیباً۔

مؤمن شہد کی مکھی کی طرح ہے جو پاک و پاکیزہ چیز کھاتا ہے اور پاک و پاکیزہ چیز ہی کھلاتا ہے۔

ایاکم و خضراء الدمن المرأۃ الحسناء فی المنبت السوء۔

گھورے (سطح آب) کی سبزی سے بچو یعنی اس حسینہ سے جو خراب ماحول میں پلی ہو۔

المرأۃ کالضلع اذا رمت قوامہا کسرتہا۔

عورت پسلی کی ہڈی کی طرح ہے اگر تم اسے سیدھا کرو گے تو وہ ٹوٹ جائے گی۔

جنۃ الرجل دارہ۔ مرد کی جنت اس کا گھر ہے۔ (۹)

۳۔ خطابت:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبۂ حجۃ الوداع اپنی جامعیت کے اعتبار سے عالمی ادب میں لاثانی ہے۔ خلفائے راشدین کے خطبات بھی فصاحت و بلاغت کا بہترین نمونہ ہیں۔ حضور نبی کریم کی وفات حسرت آیات پر جب عقلیں ماؤف ہو گئیں تو حضرت ابوبکر نے جو کلمات ارشاد فرمائے وہ اختصار اور بلاغت کے لحاظ سے عربی ادب بے مثال ہے۔ آپ نے فرمایا "اے لوگو! اگر کوئی محمد کو پوجتا تھا تو محمدؐ وفات پا گئے ہیں اور کوئی اللہ کو پوجتا تھا تو اللہ زندہ ہے اور کبھی اسے موت نہ آئے گی۔" خلیفہ منتخب ہونے کے بعد آپ نے یہ یادگار خطبہ دیا:

ترجمہ: "اے لوگو! مجھے آپ کا والی بنا دیا گیا ہے، حالانکہ میں آپ

لوگوں میں بہتر نہیں ہوں اس لیے اگر آپ مجھے حق پر دیکھیں تو میری مدد کریں اور اگر مجھے ناحق پر دیکھیں تو مجھے سیدھے راستے پر لگا دیں۔ میری فرمانبرداری صرف اسی وقت تک کیجیے جب تک میں آپ لوگوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہوں اور اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو پھر آپ لوگوں پر میری اطاعت واجب نہیں۔ یاد رکھیے! آپ میں سے سب سے زیادہ طاقتور آدمی میرے نزدیک محض کمزور ہے جب تک میں اس کا حق اس کو نہ دلا دوں اور آپ میں سب سے زیادہ کمزور میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک کہ اس سے حق لے نہ لوں۔ اپنی یہ بات کہنے کے بعد اپنے لیے اور آپ کے لیے اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں۔" (۱۰)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خطبات عربی ادب کا اہم اثاثہ ہیں۔ آپ کے خطبات کو شریف الرضی نے 'نہج البلاغۃ' کے نام سے ترتیب دیا ہے جسے ۴۰۰ھ میں مکمل کیا گیا ہے۔ ان خطبوں کے پایۂ استناد کے بارے میں محققین مختلف الرائے ہیں۔ تاہم آپ کا کچھ نمونۂ کلام درج ذیل ہے:

"گناہ منہ زور گھوڑے ہیں جن پر گناہگار سوار ہیں۔ یہ گھوڑے بے لگام ہیں جو گناہگاروں کو لے کر جہنم کی آگ میں چلے جائیں گے۔ تقویٰ سدھائی ہوئی اطاعت شعار سواریاں ہیں جن پر نیک لوگ ان کی لگام میں تھامیں سوار ہیں اور وہ انہیں لے کر جنت میں داخل ہو جائیں گی۔ یہاں حق و باطل ساتھ ساتھ ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے حامی و مددگار ہیں۔ اگر باطل کی کثرت ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ پرانے زمانے سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے اور اگر حق کی قلت ہے تو یہ بھی کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چیز جا کر پھر آ جائے۔ جس کے سامنے جنت اور جہنم ہیں وہ بھلایا گیا ہے۔ تیز رفتار بچ نکلا۔ آہستہ آہستہ اپنی منزل کی طرف بڑھنے والا امیدوار ہوا اور کوتاہی کرنے والا جہنم کی آگ میں گرا۔ دائیں بائیں گمراہ کن راستے ہیں۔ درمیانی راستہ راہِ راست ہے۔ اسی پر قرآن و حدیث کی بنیاد ہے۔ وہی سنت کی گزرگاہ ہے اور اسی پر انجام کا انحصار ہے۔" (۱۲)

> **حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے خطبات عربی ادب کا اھم اثاثہ ھیں. آپ کے خطبات کو شریف الرضی نے 'نھج البلاغة' کے نام سے ترتیب دیا ھے جسے ٤٠٠ ھ میں مکمل کیا گیا ھے**

زمانہ بعد از اسلام کی شاعری:

زمانہ صدرِ اسلام اور مابعد کے شعراء کی شاعری اسلامی ادب کے رنگ میں ڈوبی ہوئی نظر آتی ہے۔

الف: مخضرم شعراء: وہ ہیں جن کی شاعری دورِ جاہلیت اور زمانہ صدرِ اسلام دونوں کو محیط ہے۔ ان میں کعب بن زہیر، خنساء، حسان بن ثابت اور حطیئہ کے نام اہم ہیں۔ حسان بن ثابت کو شاعرِ رسولؐ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کی شاعری کا کچھ نمونہ درج ذیل ہے۔

رب حلم اضاعه عدم المال
وجهل غطى عليه النعيم
ما أبالي انب بالحزن تيس
ام لحاني بظهر غيب لئيم
اجعل الموت نصب عينيك واحذر
غولة الدهر ان للدهر غولا

"کتنے حلم ہیں جن کو فقر نے ضائع کر دیا اور کتنی جہالتیں ہیں جن پر دولت پردہ بنی ہوئی ہے۔ مجھے اس کی پروا نہیں کہ پہاڑی زمین میں کوئی بکرا بڑبڑائے یا میری عدم موجودگی میں کوئی کمینہ مجھے گالیاں دے۔" (۱۳)

ب۔ اسلامی شعراء: ان میں عمر بن ابی ربیع، اخطل، فرزدق، جریر اور طرماح جیسے شعراء کے نام اہم ہیں۔

زمانہ مابعد کا شعر و ادب: اوپر ہم نے زمانہ بعد از اسلام کے ادبی شعر و ادب کو درج ذیل ادوار میں تقسیم کیا ہے:

۱۔ اسلامی زمانہ: دورِ اول: زمانہ صدرِ اسلام۔ دورِ دوم: عہدِ بنی امیہ

۲۔ عباسی زمانہ: دورِ اول: زمانۂ عروج ۱۳۲ھ سے ۲۳۲ھ تک۔

دورِ دوم: زمانۂ زوال وانحطاط: ۳۳۴ھ تا ۶۵۶ھ (زوالِ بغداد)

۳۔ عثمانی زمانہ یا عہدِ تنزل وانحطاط: زمانہ ۶۵۶ھ سے ۱۲۲۰ھ تک

۴۔ عبوری زمانہ: نپولین کے قبضۂ مصر سے محمد علی پاشا کے برسر اقتدار آنے یعنی ۱۹۱۹ء تک ہے۔

۶۔ موجودہ زمانہ: ۱۹۲۰ء اور مابعد۔

ان تمام ادوار کا تفصیلی مطالعہ ہمارے موضوع کی حدود سے متجاوز متصور ہوگا اور ذیل میں ہر دور کے چیدہ چیدہ شعراء اور ادباء کے ناموں کے ذکر پر اکتفا کیا جائے گا:

۱۔ دورِ بنی امیہ: فنِ خطابت میں سحبان بن وائل، زیاد بن ابی، حجاج بن یوسف ثقفی، اور انشاء پردازی میں عبدالحمید بن یحییٰ کے نام ہیں۔

۲۔ دورِ بنی عباس: انشاء پردازوں میں بدیع الزمان ہمدانی، ابن متقی، ابن العمید، جاحظ، صاحب بن عباد، حریری، قاضی فاضل، شعراء میں بشار بن برد، عبدالعطاہیہ، ابو نواس، ابن الرومی، ابن المعتز، شریف رضی، طغرائی وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

علاقائی شعراء میں: ابو تمام، بحتری، متنبی، ابو فراس حمدانی، ابو العلاء المعری (شام)، ابن عبد ربہ، ابن ہانی اندلسی، ابن زیدون، ابن حمدیس صقلی، ابن خفاجہ اندلسی اور لسان الدین بن الخطیب (اندلس)، کمال الدین بن النبیہ، ابن الفارض، بہاء الدین زہیر، (مصر) وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ نیز اصمعی اور ابو الفرج اصفہانی پائے کے ادیب ہیں۔

دیگر علوم وفنون میں نام پانے والے ائمہ کے نام یہ ہیں:

علم نحو: سیبویہ، کسائی، فراء، ابن الحاجب،

علم لغت: خلیل بن احمد، ابن درید،

علم بیان وتاریخ میں بھی بعض بڑے نام آتے ہیں۔

علم حدیث: امام بخاری، امام مسلم بن حجاج،

فقہا: امام ابو حنیفہ، امام مالک بن انس، امام محمد شافعی، امام احمد بن حنبل،

فلاسفہ: ابن سینا، حجۃ الاسلام غزالی، ابن رشد،

عربی ادب میں مشہور کہانیاں کلیلہ و دمنہ، عنترہ کا قصہ، الف لیلۃ ولیلۃ اسی دور کی یادگاریں ہیں۔

۳۔ ترکی دور: اس دور کی اہم علمی ادبی شخصیات میں صفی الدین حلی، ابن منظور، ابو الفدا اور ابن خلدون شامل ہیں۔

۴۔ جدید تحریک: جدید عربی ادب کی تحریک میں شام، عراق، مصر اور مغرب کے معروف شعراء اور ادباء کے نام آتے ہیں۔ متاخرین ادباء و شعراء میں سے بعض اہم نام یہ ہیں:

جمال الدین افغانی، استاد امام محمد عبدہ، مصطفیٰ لطفی منفلوطی، شیخ حمزہ فتح اللہ، اسمٰعیل پاشا صبری، محمد حافظ ابراہیم شیخ بطرس بستانی، اور احمد فارس شدیاق وغیرہم۔ (۱۴)

حواشی وحوالہ جات:

۸۔ تاریخ ادب عربی (ص ۱۷۰) ۹۔ ایضاً (ص ۱۷۱)

۱۰۔ عربی ادب کی تاریخ (جلد دوم) از عبدالحلیم ندوی، مکتبۂ تعمیر انسانیت لاہور ۱۹۹۱ء (ص ۷۶) ۱۱۔ تاریخ ادب عربی (ص ۲۸۶، ۲۸۷)

۱۲۔ قرآن مجید مقاماتِ متفرقہ ۱۳۔ تاریخ ادب عربی (ص ۴۲۸)

۱۴۔ ایضاً صفحات متعددہ

❀ ☆ ✿ ☆ ❀

اطلاع

نوائے صوفیہ کے اگلے شمارے میں مفتی اعظم، فخر تصوف، ممتاز عالم دین، ممبر قانون ساز اسمبلی گلگت بلتستان الحاج مرحوم **مفتی محمد عبداللہ** کی دینی، علاقائی و ملی خدمات پر مشتمل خصوصی رپورٹس شامل ہوں گے۔ لہذا تمام دینی تنظیمیں، علاقائی تنظیمیں اور دانشور، ادیب اور شاعر حضرات اپنے اپنے رپورٹس/کلام جلد از جلد نوائے صوفیہ کو ارسال کریں۔

(ادارہ)

دینیات

انسان کا مقصد پیدائش

عذرا بتول، چھور بٹ پیون

اللہ تعالیٰ سورہ لقمان میں فرماتا ہے:

''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو خدا نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں۔''

''ہم نے بنی آدم علیہ السلام کو عزت بخشی اور ان کو خشکی اور تری میں سواریاں دیں اور ان کو پاک چیزوں سے رزق عطا کیا اور بہت سی ان چیزوں پر جو ہم نے پیدا کی ہیں ان کو ایک طرح کی فضیلت عطا کی ہے۔''

ان مذکورہ آیتوں اور قرآن میں بہت سے اور آیتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں جتنی چیزیں ہیں وہ سب انسان کے فائدے اور خدمت کے لیے مسخر کر دی گئی ہیں اور آسمان کی بھی بہت سی چیزوں کا یہی حال ہے۔ یہ درخت، دریا، سمندر، پہاڑ، جانور، دن اور رات، تاریکی اور روشنی، چاند اور سورج، ستارے غرض یہ سب چیزیں انسان کے لیے بنائی ہیں۔ دراصل یہ سب چیزیں انسان ہی کے نفع کے لیے ہیں۔ انسان کے لیے انہیں کارآمد بنایا۔ انسان ان سب پر فضیلت رکھتے ہیں۔ پھر کیا ہم اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکاتے ہیں؟ ان کو اپنا دوا سمجھتے ہیں؟ ان سے اپنی مدد کی التجا کرتے ہیں؟ ان سے ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں؟ ان کی عظمت اور بزرگی کے گیت گاتے ہیں؟ ان سب سوالوں کا جواب صرف اس انسان کے پاس ہو سکتا ہے جو یہ سمجھتا ہو کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے کسی مقصد کے لیے پیدا کیا ہے۔ میں اس مقصد کو پانے کے لیے کوشش بھی کرتا ہوں اور اپنے مقصد کو پانے کے لیے جان و مال کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔

انسان کو اس دنیا میں بھیجنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزیں اور قدرتی وسائل کا مشاہدہ اور تجربہ کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر اور زمین کے اوپر انسان کے لیے پیدا کی ہیں۔ قدرتی وسائل قدرت کا انمول عطیہ ہوتے ہیں۔ کسی بھی ملک کی اقتصادی ترقی اور خوشحالی کا انحصار اس ملک میں موجود قدرتی وسائل اور انہیں بہتر طریقے سے بروئے کار لانے میں ہوتا ہے۔ پاکستان دنیا کے ان چند خوش نصیب ممالک میں شامل ہے جسے قدرت نے ان گنت قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔

قرآن مجید عقل و فکر اور غور و فکر کی تاکید سے بھرا پڑا ہے۔ قرآن نے یہاں تک واضح کر دیا کہ جو لوگ عقل و فکر سے کام نہیں لیتے وہ انسان نہیں حیوان ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے کہ ''وہ حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرنے والے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔'' جو قوم عقل و فکر اور غور و فکر سے منہ موڑ لیتی ہیں وہ ترقی یافتہ قوموں سے بہت پیچھے رہ جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہ صرف دوسرے انسانوں کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ تمام مخلوق کی مدد کے لیے پیدا کیا ہے۔ اگر انسان ایک دوسرے کی خدمت اور تعاون نہ کرے تو شاید یہ دنیا اب تک فنا ہو چکی ہوتی۔ اس کے برعکس آج مسلمانوں نے غور و فکر، تجربات، مشاہدات، کرنا چھوڑ دیا ہے۔ کاہلی اور سستی ان کی طبیعت کا مقدر بن چکی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں اپنی مقصد تخلیق کو جانتے ہوئے اس کی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

غنچہ ھائے نوشگفتہ

بچوں کا نوائے صوفیہ

ظفر علی آخوند

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ چار چیزیں اسباب سعادت ہیں:

۱) نیک بیوی ۲) وسیع گھر ۳) نیک ہمسایہ ۴) اچھی سواری

چار چیزیں اسباب شقاوت ہیں:

۱) بری بیوی ۲) تنگ مکان ۳) برا ہمسایہ ۴) بری سواری

(رپورٹر: محمد یوسف ڈغونی، مدرسہ شاہ ہمدان سکردو)

ورلڈ رپورٹ:

فجر کی آذان سب سے پہلے انڈونیشیاء سے شروع ہوتی ہے اور پھر ملائشیا، ڈھاکہ، سری لنکا، انڈیا، پاکستان، افغانستان، مسقط، سعودیہ، کویت، دوبئی، یمن، عراق، ایران، استنبول، لیبیا، امریکہ تک لگاتار نو گھنٹے فجر کی آذان ہوتی ہوئی واپس انڈونیشیاء پہنچتی ہے۔ جہاں ظہر کی آذان کا وقت ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پانچ وقت کی آذان سے پوری زمین پر ایک سیکنڈ ایسا نہیں گزرتا کہ جب آذان کی آواز نہ آتی ہو۔۔۔! سبحان اللہ

(معلّم حافظ کرن علی، اسلام آباد)

چار مشہور فرشتوں کے نام:

۱۔ حضرت جبرائیل: اللہ کی مقدس کتب اور پیغامات پیغمبران کرام تک پہنچانے کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

۲۔ حضرت میکائیل: کائنات کی حفاظت اور بارش وغیرہ لانے کا فریضہ سر انجام دیتے ہیں۔

۳۔ حضرت اسرافیل: قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

۴۔ حضرت عزرائیل: تمام جانداروں کی جان لینے پر مامور ہیں۔

(برہان الدین احمد، نوری پبلک سکول اینڈ کالج سکردو)

زکوٰۃ کا نصاب:

۱۔ سونا ساڑھے سات تولے۔ ۲۔ چاندی ساڑھے باون تولے ۳۔ روپیہ، پیسہ ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر نصاب وغیرہ۔

(فاطمہ نوری، اسلامک ایجوکیشنل سنٹر کریس)

ہندسہ سات (۷) کی قدر و منزلت:

سورۃ الفاتحہ کے سات آیات ہیں۔ زمین کربلا کے سات نام ہیں:

۱۔ کربلا ۲۔ نینوا ۳۔ کرب و بلا ۴۔ غاضریہ ۵۔ عقر ۶۔ طف ۷۔ قادسیہ

سات چیزیں بغیر مادر اور پدر کے تولد ہوئے ہیں:

۱۔ آدمؑ اور حواؑ ۳۔ گوسفند ابراہیمؑ (وہ مینڈھا جو اسماعیلؑ کے بجائے ذبح ہوا۔) ۴۔ ناقہ صالحؑ (حضرت صالحؑ کی اونٹنی) ۵۔ ابلیس شیطان (عزازیل) ۶۔ وہ سانپ جو عصائے موسیٰؑ سے پیدا ہوا ۷۔ وہ زاغ (کوا) جس نے قابیل کو دفن کرنے کی ہابیل کو تعلیم دی۔

سورہ یٰسین میں 'یاسین' سات مرتبہ آیا ہے۔ زمین و آسمان سات ہیں۔ ایام ہفتہ بھی سات ہیں۔ واجبات وضو بھی سات ہیں۔ اقالیم دنیا جن میں کربلا شامل ہیں وہ بھی سات ہیں۔ طبقات جہنم بھی سات ہیں:

۱۔ جہنم ۲۔ دوزخ ۳۔ سقر ۴۔ جحیم ۵۔ حمیم ۶۔ اسفل ۷۔ حطمہ

(غلام حسین حال لونکھا)

معلومات:

فجر کی نماز دنیا میں سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے پڑھی۔

ظہر کی نماز سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ نے پڑھی۔

عصر کی نماز سب سے پہلے حضرت یونسؑ نے پڑھی۔

جنت کا دروازہ باب الریان روزہ داروں کے لیے مخصوص ہے۔

قرآن مجید میں سات سو جگہوں پر نماز کی تاکید کی گئی۔

(اختر حسین، شاہنواز، شیراز، شہباز، یاسمین بتول، مراۃ العین)

آخرت کا پرچہ:

۱۔ عمر کس شغل میں گزاری؟ ۲۔ علم پر کہاں تک عمل کیا؟ ۳۔ مال کہاں سے کمایا؟ ۴۔ مال کہاں خرچ کیا؟ ۵۔ جسم کن کاموں میں لگا کر بوسیدہ کیا؟

(ماہنقہ پروین، الفیضان پبلک سکول چھلو)

قطعہ

مقام رہبر سے ہو جائے اگر آشنا بشر
پھر بول اٹھے گی عالم ہمارے ہیں نوربخش
اُلجھے ہوئے عالم اختلاف فروع میں کوتین
ہے ردِ اختلاف تصنیف نوربخش

(آئینہ کونین سکساوی)

اخبار تصوف

دنیائے تصوف کی خبریں

جی ایم شاہین

شاہ ہمدان مسجد صوفیہ نوربخشیہ بلغار خوژوکھا کی تعمیر نو

شاہ ہمدان مسجد صوفیہ نوربخشیہ بلغار خوژوکھا کی تعمیر نو اور توسیع کا کام جاری ہے۔ اس مشن کے لیے جناب محمد حسین (نگران اعلیٰ) کے زیر قیادت مسجد کمیٹی بنائی گئی۔ مسجد سے ملحقہ محمد خان کے مکان کو شامل کر کے انہیں متبادل جگہ پر نیا مکان بنا کر شفٹ کیا گیا۔ اس کے ساتھ ملحقہ پلاٹ اخوند ابراہیم اور محمد علی نے فی سبیل اللہ وقف کیا۔ اس کے علاوہ بابو ظفر علی، اخوند محمد علی، اشرف حسین اور جعفر علی نے بھی اپنے اپنے رقبہ جات مسجد کے لیے فی سبیل اللہ وقف کیے۔ چندہ جات کے سلسلے میں درج ذیل افراد خصوصی شکریہ اور تعریف کے مستحق ہیں۔ سپاہی شکور علی نے تین لاکھ روپے، منشی محمد حسن نے ایک لاکھ روپے، صوبیدار حاجی عبدالحسین نے ایک لاکھ روپے، جعفر علی نے ایک لاکھ روپے، فدا حسین ولد محمد نے ایک لاکھ روپے، حاجی طاہر علی نے ساٹھ ہزار روپے، محمد قاسم نے ساٹھ ہزار روپے، غلام حسن نے چالیس ہزار روپے اور دیگر تمام اہلیان محلہ نے دل کھول کر چندہ دیا۔ اس طرح مختصر مدت میں مسجد کمیٹی کے پاس چودہ لاکھ پچاس ہزار روپے جمع ہوئے۔

رپورٹر: ماسٹر محمد ظہیر خزانچی

اپو چو فقیر میموریل لائبریری کا قیام

اپو چو فقیر میموریل لائبریری موضع کورو دریائے شیوک کے دائیں کنارے واقع ہے۔ طلبہ وطالبات کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپو چو فقیر میموریل لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا۔ لائبریری میں جدید معلومات، تحقیق (ریسرچ) سہولیات کے علاوہ میگزین، رسائل، اخبارات، قرآنی نسخے، پارے، تفاسیر، ہمہ جہت اور مختلف مکاتب فکر کی کتابیں، سائنسی ونظریاتی کتب موجود ہیں۔ علاقہ کوروان تمام انتظام والصرام کرنے والے خصوصاً ڈونرز حضرات، کا تہہ دل سے مشکور ہے جن کی تعاون سے اندھیر نگری میں ایک روشنی کا مینارہ "اپو چو فقیر میموریل لائبریری" کی روشنی پورے علاقے کو منور کیا ہوا ہے۔

رپورٹر: پریس سیکرٹری

تلس مسافر خانہ کی تعمیر نو

گزشتہ دنوں علی پورا اسلام آباد میں مسافر خانہ تلس کی تعمیر نو شروع ہوئی جو کہ بفضل تعالیٰ اس سال پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ اس کار خیر میں علاقہ کے زندہ دل اور مخیر عوام نے دل کھول کر جانی، مالی، قولی امداد کی۔ محمد اسحاق عادل، محمد ابراہیم، فدا انصاری، اعجاز ابراہیم کی خدمات قابل دید اور لائق ستائش ہیں۔ NYF یوتھ تلس ہیومن ویلفیئر آرگنائزیشن اسلام آباد یونٹ کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔

رپورٹر: محمد آمین بٹ

شاہ سید بلڈ بینک

شاہ سید بلڈ بینک فروری 2012 میں قائم ہوئی۔ اس بلڈ بینک کے قیام سے اب تک سینکڑوں لوگوں نے خون کے عطیے پیش کیے ہیں اور اس سے بہت سے غریب لوگ مستفید ہو چکے ہیں۔ بلڈ بینک کیمپ میں 54 خوش نصیب لوگوں نے خون کا عطیہ پیش کیا۔ ان میں زیادہ تر طلبہ شامل تھے۔ اس موقع پر لوگوں میں کافی جوش وخروش پایا گیا۔ اس کیمپ کا باقاعدہ آغاز مولانا ابراہیم بیگ کے دعائیہ کلمات سے ہوا۔ آخر میں محمد الیاس آرزو صدر NYF اسلام آباد یونٹ نے خون کا عطیہ پیش کرنے والے تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

رپورٹر: شبیر حسین تھلوی

تعلیمی سیمینار

یوچنگ ملت اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام ایک تعلیمی

سیمینار منعقد ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض امین ارمان سرانجام دے رہے تھے۔ مہمان خصوصی کی نشست پر جناب بشیر نواز جبکہ اعزازی مہمان کی نشست پر مختار بھائی فائز تھے۔ سیمینار سے سید شہاب الدین، سخاوت تبسم، بشیر نواز، ثنا فیضی، ابراہیم عابد، مختار بھائی اور دوسرے مقررین نے خطاب کیں۔ سیمینار میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ وطالبات میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

رپورٹر: افضل گل، پریس سیکرٹری

سالانہ بجٹ

انجمن تحفظ اہلیان یوچنگ کراچی یونٹ کا سالانہ بجٹ گزشتہ دنوں یوچنگ ہاؤس میں پیش کیا گیا۔ حاضرین نے انجمن کے لائحہ عمل اور موجودہ بجٹ پر اطمینان کا اظہار کیا۔ صدر انجمن سرور علی اور چیئرمین عبدالرحیم نے انجمن کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے عوام کا شکریہ ادا کیا۔

رپورٹر: سخاوت حسین تبسم

جشن نوروز

NYF ویمن ونگ اسلام آباد یونٹ کے زیر اہتمام علی پور بوا امین ہاؤس میں ایک روحانی اور پرمسرت محفل منعقد ہوئی۔ نماز نوروز کے بعد یہ محفل شروع ہوئی۔ محفل تلاوت قرآن پاک، نعت، قصیدہ اور منقبت سے گونج اٹھی۔ خواتین کو وعظ ونصیحت کے لیے مولانا سیف اللہ صاحب کو خصوصی دعوت دی گئی۔ انہوں نے حضور کے اسوہ حسنہ، سیرت اور شاہ سید کی تعلیمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ صدر مہرین انصاری نے اپنے خطاب میں جشن نوروز کے حوالے سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ جشن آج سے تین سو سال پہلے سے رائج تہوار ہے جو ایران سے جمشید جدہ کے دور میں شروع ہوا۔ یہ پرشین کیلنڈر میں سال کا پہلا دن ہوتا ہے۔ ساتھ ہی سرد اور کٹھن موسم کا خاتمہ ہوتا ہے اور بہار کی آمد شروع ہوتی ہے۔ اسلامی نظریات کے مطابق آج کے دن میں اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کو وجود میں لائے۔ اور آج کے ہی دن ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر کے مقام پر حضرت علی علیہ السلام کو اپنا ولی مقرر فرمایا تھا۔ اسی مناسبت سے ہم نے بھی اپنی زندگی کو اس عزم کے ساتھ گزارنا ہے کہ ہمارا ہر عمل، ہر قول اور ہر فعل اسی نبی کی دی ہوئی تعلیمات اور حضرت علیؑ نے کی ہوئی عبادات کے تابع ہو۔ محفل کے اختتام پر ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا۔

رپورٹر: پریس سیکرٹری ویمن ونگ

افتتاحی تقریب

گزشتہ دنوں مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد میں مدرسے کی مارننگ شفٹ کا باقاعدہ افتتاح ایک تقریب کی شکل میں ہوا۔ بچوں کی سکول ٹائمنگ کی وجہ سے مدرسہ ہذا میں مارننگ سیشن کی باقاعدہ کلاس شروع کی گئی۔ تقریب میں مولانا سیف اللہ، سلیم تصوفی، مولانا صلاح الدین، محترمہ زاہدہ اور تمام طالب علموں نے شرکت کی۔ معلمین کی ذمہ داری کوثر اسحاق اور ادیبہ امین کو دی گئی۔ انہوں نے اس بات کا عزم کیا کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کے مدرسہ کے نظام اور طالب علموں کے اندر مزید بہتری لائیں گے۔ ہفتہ اور اتوار کے دن مارننگ اور ایوننگ سیشن دونوں کی ایک ساتھ ایوننگ میں کلاس ہوتی ہے۔

رپورٹر: کوثر اسحاق

خراج تحسین

غلام حسن کوروی نے اپلائیڈ فزکس میں کراچی یونیورسٹی کو ٹاپ کر کے گولڈ میڈل حاصل کرنے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔

رپورٹر: نثار علی دانش

اظہار تشکر

میں ان تمام کرم فرماؤں کا بذریعہ نوائے صوفیہ شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے بھائی ظہیر اللہ مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کی اور تعزیتی پیغامات بھیجے۔ خصوصاً مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کے طلبہ و اساتذہ جن کی دعائیں اور ہمدردیاں دوران علاج ساتھ رہیں اور تجہیز و تکفین کے دوران بھرپور خلوص اور تعاون کا مظاہرہ کیا۔

رپورٹر: انور علی شہزاد، مولوی عبدالسلام تھلے

حسن کارکردگی

NYF کراچی یونٹ کی جانب سے مولانا حسن نوری بت

شکن کو عظیم الشان دینی خدمات پر بیسٹ پرفارمنس ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ باقی یونٹس کی جانب سے بھی خصوصی شیلڈ سے حوصلہ افزائی کی گئی اور ان کی کامیابی کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔

رپورٹر: پریس سیکرٹری، کراچی یونٹ

مبارک بادی

انجینئر غلام حسن پرتو کی حال ہی میں ٹیکسلا یونیورسٹی سے فارغ ہوتے ہی رواں سال کمیشن میں بھرتی ہو گئے ہیں۔ PWO کی جانب سے ان کو اور ان کے خاندان اور پورے اہلیان پرتوک کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک بادی کا پیغام دیا گیا۔ رپورٹر: محمد بشیر لاہوتی

الوداعی تقریب

عابد حسین نوری مدرسہ شاہ مردان صوفیہ نوربخشیہ حیدر آباد میں بحیثیت معلم اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ مگر انہیں گھریلو مصروفیات کی وجہ سے چھلو منتقل ہونا پڑا۔ ان کی الوداعی تقریب میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ عابد نوری صاحب نے عزم کیا کہ دین حقہ کی ترقی وترویج کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اہلیان کھلانوق ان کی اس عظیم قربانی اور خدمات کو ہمیشہ کے لیے یاد رکھیں گے اور ہمیشہ دعا گو رہیں گے۔

رپورٹر: محمد باقر کوروی

افتتاحی تقریب

گزشتہ دنوں NYF کھرکوہ یونٹ کی طرف سے NYF آفس کھرکوہ کا افتتاح کیا گیا۔ افتتاحی تقریب کی صدارت صدر عبدالخالق جبکہ مہمان خصوصی سابق چیئرمین عبدالکریم مخلص تھے۔ اس تقریب میں کھرکوہ کے تمام محلے لبر، تیاری، یوسکیل، ترانگزونگ، نقتا اور منڈیک سے بھی کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ نعتیہ سیشن کے بعد آفس پر باقاعدہ NYF کا پرچم لہرا کر آفس کا افتتاح کیا گیا۔ تقریب سے عبدالخالق صدر، چیئر عبدالکریم اور دوسرے مقررین نے خطاب کیا۔ اور علاقہ میں NYF کی کارکردگی کو سراہا گیا۔

رپورٹر: محمد اقبال خیالی

اظہار تشکر

رائٹ ویلفیئر اینڈ ایجوکیشنل آرگنائزیشن کی جانب سے ہائی سکول غورسے میں میٹرک کی طلبہ وطالبات کے لیے سائنس کی کلاسس شروع کرنے پر ہیڈ ماسٹر جناب عمران مہدی صاحب کا از تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ طلبہ وطالبات کی روشن مستقبل کے لیے یہ اہم پیش رفت ہوں گے۔ رپورٹر: محمد باقر دلشاد

عید میلاد النبی ﷺ

❁ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پنجاب کے زیر اہتمام شاہ سید ؒ ہاؤس راولپنڈی میں جشن ولادت باسعادت حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کے سلسلے میں ایک عظیم الشان نعتیہ مقابلہ منعقد ہوا۔ محفل کی صدارت کے فرائض دلشاد علی حیدری نے سرانجام دیے۔ جبکہ حاجی محمد اقبال سابق ممبر جی بی مہمان خصوصی تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حاجی محمد اقبال اور دیگر مقررین نے نوجوان نسل پر زور دیا کہ وہ اپنی پوری توجہ تعلیم پر مرکوز رکھیں۔ اس پروقار محفل سے لیکچرار ڈاکٹر عبدالعزیز، ہیڈ ماسٹر جعفر، مولانا عبدالحمید، دلشاد حیدری اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ نعتیہ مقابلے میں عمران نے پہلی، عارف نے دوسری جبکہ ثاقب نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ آخر میں صدر جلسہ دلشاد علی حیدری نے خطاب کرتے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے آخر میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے گئے۔

رپورٹر: شبیر تھلوی

افتتاحی تقریب

❁ مدرسہ شاہ مردان کلاں چھوربٹ کا آغاز افتتاحی تقریب سے کیا گیا۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز مولانا رستم نے تلاوت سے کیا گیا۔ اس کے بعد موسیٰ علی، جاوید، شاکر علی، ابرار حسین، وجاہت محمد، ہشاز یہ اور گلنار نے نعت رسول ﷺ پیش کیا۔ تقریب سے ہیڈ ماسٹر روزی محمد اور غلام نبی نے اظہار خیال کیا۔ مدرسہ کے لئے زمین مرحوم ایس ایم حمید صاحب نے دی تھی۔ تقریب میں ان کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔

رپورٹر: عبدالحسین

❁ گزشتہ دنوں مدرسہ عون المومنین صوفیہ نوربخشیہ سرگیب میں عید میلاد النبی منعقد ہوئی۔ اس محفل کے مہمان خصوصی حافظ ذاکر علی جبکہ عبدالرحمٰن صدر محفل تھے۔ اس محفل میں اصلاح مدارس کے علماء کرام اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس روحانی محفل میں مدرسہ بڈاہ، دارالعلوم سترونپی اور مدرسہ سلطانیہ صوفیہ نوربخشیہ باپی کے درمیان حسن قرأت، نعتیہ اور تقریری مقابلے ہوئے۔ حسن قرأت میں دارالعلوم سترونپی کی طالبہ مرضیہ بیگم، نعتیہ مقابلے میں مدرسہ عون المومنین کی طالبہ نائلہ بتول اور تقریری مقابلے میں مدرسہ سلطانیہ باپی کی طالبہ لیلیٰ بانو نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ محفل سے حافظ ذاکر علی، حافظ عبدالرحمٰن اور مولانا عارف حسین نے خطاب کیا۔

رپورٹر: ثریا اینڈ سمیرا سرگیب

❁ مدرسہ امیر کبیر صوفیہ نوربخشیہ ڑھے تھنگ سکردو میں ایک روحانی محفل میلاد منعقد ہوئی جس میں طلبہ و طالبات نے نعت، قصیدہ اور منقبت پیش کیں۔ مدرسہ میں اس وقت ۴۷ طلبہ و طالبات دینی تعلیمات سے روشناس ہو رہے ہیں۔ مولانا غلام محمد حقانی بلغاری کے زیر سایہ یہ دینی درسگاہ دینی علوم سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ محفل میں مولانا ذوالفقار علی یوچنگی بھی تشریف فرما تھے۔ آپ نے بہترین کارکردگی والے طلبہ و طالبات میں انعامات تقسیم کیے۔ طلباء میں لیاقت علی شیلوی، دانیال مہدی، بشارت، طالبات میں مدیحہ بانو، انعام حسین انصاری، شازیہ و مباحت نے بالترتیب پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کیں۔ رپورٹر: سجاد حسین خان

اعتکاف نشینی و روحانی محفل

❁ شاہ ہمدان مسجد صوفیہ نوربخشیہ خوڑ وکھا بلغار میں گزشتہ سترہ سالوں سے بلاتعطل سہ روزہ اعتکاف نشینی کا ہر سال باقاعدگی سے اہتمام کیا جاتا رہا ہے۔ اس سال بھی حسب روایت سہ روزہ اعتکاف نشینی کا بندوبست کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں فرزندان توحید شریک ہوئے اور اعتکاف کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے۔ اعتکاف کے اہتمام میں NYF خوڑ وکھا یونٹ کا کردار قابل تحسین ہے۔ دوران اعتکاف دعائیہ کلمات اور تسبیحات اور علمائے کرام کی پرجوش تقاریر سے گاؤں کی مذہبی فضا میں عظیم انقلاب رونما ہوا۔ رپورٹر: ماسٹر محمد ظہیر

❁ گزشتہ دنوں خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ کورو میں چالیس روزہ اعتکاف نشینی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں سینکڑوں اہل تصوف اعتکاف نشینی سے فیضیاب ہوئے۔ اختتامی محفل کی صدارت الحاج فقیر محمد ابراہیم نے کی۔ مہمان خصوصی کی نشست پر مولانا کاچو فدا حسین جلوہ افروز تھے۔ سٹیج سیکرٹری کی فرائض محمد قاسم نے سرانجام دیے۔ مولانا محمد حسین نے تلاوت پاک سے محفل کا آغاز کیا۔ مولانا محمد امین، عابد نوری، شبیر سرمیکی اور شجاعت دلیری نے سرور دوعالم کے حضور گلہائے عقیدت پیش کیے۔ تقریب سے الحاج فقیر محمد ابراہیم، مولانا غلام حیدر، مولانا غلام نبی، مولانا غلام مہدی، مولانا کاچو فدا حسین، بوا شیر علی اور مہدی ربانی نے اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا۔

رپورٹر: محمد شریف نوری الکوروی

❁ NYF اسلام آباد کے زیر اہتمام یوم وفات غوث المتاخرین حضرت شاہ سید محمد نوربخشؒ اور تین روزہ اعتکاف کے اختتام کے موقع پر جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں ایک عظیم الشان روحانی تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت مولانا رستم علی انجم نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی مولانا عبدالرحیم اور مولانا عبدالسلام تھے۔ اس روحانی تقریب سے مولانا عبدالرحیم، مولانا عبدالسلام، مولانا رستم علی اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے شاہ سید کی زندگی اور اعتکاف کی اہمیت و فضیلت پر روشنی ڈالی۔ رپورٹر: شبیر حسین تھلوی

❁ اجلیان سرمیک کی جانب سے سہ روزہ اعتکاف نشینی کا اہتمام کیا گیا جس کی قیادت مولانا رستم علی انجم نے کی۔ اعتکاف کے اختتام پر ایک عظیم محفل منعقد ہوئی جس میں مقررین نے اعتکاف نشینی کی اہمیت و افادیت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ رپورٹر: عابد حسین نوری

❁ چھومیک مسجد چھلو میں تین روزہ اعتکاف نشینی آخوند حسین کی قیادت میں منعقد ہوئی۔ اہل تصوف کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مقررین نے اعتکاف اور جہاد اکبر کی فضیلت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں پاکستان کی بقا اور مذہب حقہ کی ترقی کے لیے دعا مانگی گئی۔

رپورٹر: عابد نوری

❁ گزشتہ دنوں جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ خوریلا گلاپ پور شگر میں قاری غلام رسول ربانی کے زیر قیادت ایک روزہ اعتکاف نشینی کی

محفل منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب سے مفتی علی محمد ہادی، قاری غلام رسول ربانی، سید نواز، آخوند حاجی عیسیٰ، نیاز علی نیازی اور دوسرے مقررین نے خطاب کیے۔ رپورٹر: نیاز علی رحمانی، ہادی علی تمنا

❁ یرچھن چلو میں جناب ماسٹر حسن صاحب کی زیرنگرانی سہ روزہ اعتکاف نشینی منعقد ہوئی۔ اعتکاف کے آخری جلسہ سے جناب فقیر محمد ابراہیم، مولانا محسن شگری اور دیگر علمائے کرام نے خطاب کیا۔ عابد نوری نے اس موقع پر ترانہ نوربخشیہ پیش کیا۔

رپورٹر: عابد نوری اینڈ یعقوب برچھانی

❁ مذہب صوفیہ نوربخشیہ پچس میں اعتکاف نشینی کا اہتمام ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اعتکاف نشینی کے جلسہ سے فقیر محمد ابراہیم، بوا محمد چھور بٹ، بوا عارف، بوا اسحٰق، بوا علی شاہ، بوا حسین اور دوسرے مقررین نے خطاب کیا۔ رپورٹر: محمد سلیم قلبی

تقریب حلف برداری و NYF یونٹ کا قیام

❁ گزشتہ دنوں ترانگزونگ گلشن کبیر میں NYF کی تشکیل نو ہوئی۔ محلہ کے مسائل کے حل کے لیے انجمن نے اتفاق رائے سے ترانگزونگ یوتھ فیڈریشن کو تبدیل کر کے NYF ترانگزونگ یونٹ کا قیام عمل میں لایا۔ صدر انجمن نے نئے عہدیداروں سے حلف لیا جو درج ذیل ہیں: نور محمد نوری صدر، مہدی علی نائب صدر، سودے علی جنرل سیکرٹری، جاوید اقبال فنانس سیکرٹری اور ذوالفقار علی بھٹو ڈپٹی فنانس سیکرٹری۔ رپورٹر: محمد رفیق

❁ شاہ سید ہاسٹل سکردو میں ہر اتوار کو بزم طلبہ منعقد ہوتی ہے مگر اس بار بزم کچھ خاص اہمیت کی حامل تھی۔ جس میں NYF کے زیر سرپرست ہاسٹل کے امور کی سرانجام دہی لیے کے ایک یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ بزم میں جناب مولانا غلام حسین سیف اللہ اور اعجاز بٹ تشریف فرما تھے۔ بزم میں مولانا سیف اللہ، اعجاز بٹ، محمد یعقوب، ہدایت علی، کاشف علی، بشارت علی اور محمد نواز نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ نئی عہدیداروں کے نام درج ذیل ہیں: بشارت علی نوری صدر، سید منور حسین نائب صدر، کاشف علی نوری جنرل سیکرٹری، محمد عارف ڈپٹی جنرل سیکرٹری، محمد یعقوب فنانس سیکرٹری، خورشید عالم سیکرٹری اطلاعات اور سید عرفان علی آفس سیکرٹری۔

رپورٹر: علی خان کوروی، وارڈن

❁ انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پورا اسلام آباد کے کابینہ کا الیکشن برائے سال 15-2013 زیرنگرانی الیکشن کمیشن کمیٹی منعقد ہوا۔ چیئرمین الیکشن کمیٹی دولت علی تھلوی صاحب نے انجمن کی جنرل باڈی کے اجلاس میں نئی کابینہ کا اعلان کیا۔ اجلاس میں نئی اور پرانی کابینہ کے اراکین، الیکشن کمیٹی اور مشاورتی کونسل کے ارکان اور تمام جنرل ممبروں نے شرکت کی۔ نئی کابینہ کے نام اور عہدے یہ ہیں: محمد موسیٰ صدر، عبدالرحیم نائب صدر، اشرف حسین جنرل سیکرٹری، مشتاق بلغاری جوائنٹ سیکرٹری، غلام حسن سیفی فنانس سیکرٹری، سجاد حسین نائب فنانس سیکرٹری، محمد علی آفس سیکرٹری، جی ایم شاہین نشر و اشاعت سیکرٹری۔ رپورٹر: جی ایم شاہین نشر و اشاعت سیکرٹری

❁ گزشتہ دنوں NYF کھرکوہ کا ایک اہم اجلاس مولانا محمد ابراہیم کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس کا مقصد کھرکوہ میں دو نئی تشکیل پانے والے یونٹس کے ممبران سے حلف لینا تھا۔ مولانا محمد ابراہیم نے نئی کابینہ سے حلف لیا۔ جو درج ذیل ہیں۔ NYF یونٹ کھرکوہ گھریونگ: عبدالخالق صدر، نیاز علی نائب صدر، انور علی دانش جنرل سیکرٹری، جمیل احمد اجمل ایجوکیشن سیکرٹری، گلزار حسین انصاری آفس سیکرٹری، محمد سلیم آخوند انفارمیشن سیکرٹری، محمد اقبال خیالی فنانس سیکرٹری، ندیم حسین غازی آرگنائزر۔

NYF یونٹ کھرکوہ یوسکیل: محمد اسحاق صدر، محمد شریف نائب صدر، ذاکر حسین جنرل سیکرٹری، محمد بشیر ایجوکیشن سیکرٹری، غلام نبی آفس سیکرٹری، افتخار حسین انفارمیشن سیکرٹری، محمد الیاس فنانس سیکرٹری

رپورٹر: ذاکر حسین سورج

❁ NYF خوریلا گلاپ پور شگر کے نئی کابینہ کے نام درج ذیل ہیں: مظاہر حسین صدر، محمد سلیم نائب صدر، نیاز علی رحمانی جنرل سیکرٹری، گلزار حسین نائب جنرل سیکرٹری، محمد زبیر پریس سیکرٹری، جمعہ خان نائب رابطہ، محمد اسماعیل فنانس سیکرٹری، جعفر علی نائب فنانس، امتیاز علی ناظم اجلاس، مظفر علی نائب ناظم اجلاس۔ رپورٹر: نیاز علی رحمانی

❁ اقراء سٹوڈنٹس فیڈریشن سرموں کراچی کا سالانہ اجلاس پارلیمنٹ ہاؤس کراچی میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا مقصد نئی کابینہ کا چناؤ،

ہفتہ وار بزم کا انعقاد اور سرموں میں تعلیمی فروغ کے اقدامات کا جائزہ لینا تھا۔ تقریب سے علی موسیٰ نوری، غلام نبی شاہین، نثار علی راہی، طاہر مہدی، اعجاز حسین اعجازی، حسین شہدائی، عنایت علی، مظفر چاہت، حیدر آفریدی، علی درویش اور دیگر طلبہ نے تقریر کی۔ نئے ممبروں کے نام درج ذیل ہیں: غلام نبی شاہین صدر، غلام حیدر آفریدی نائب صدر، اعجاز حسین جنرل سیکرٹری، عنایت علی نائب جنرل سیکرٹری، نثار علی راہی فنانس سیکرٹری، مظفر چاہت نشر و اشاعت سیکرٹری، حسین علی شہدائی اجلاس سیکرٹری۔ رپورٹر: مظفر علی چاہت

❁ یوچنگ ہاؤس کراچی میں YMSF کے زیر اہتمام تقریب حلف برداری ہوئی۔ تقریب سے قاری محمد ابراہیم، مولانا ابراہیم فیضی، عباس کوروی اور دیگر لوگوں نے خطاب کی۔ حسن کوروی نے نئی کابینہ سے حلف لیا جو درج ذیل ہیں: امین ارمان صدر، عنایت حسین جنرل سیکرٹری، افضل خان فنانس سیکرٹری، مہدی فیروزی ایجوکیشن سیکرٹری، شرافت ارمانی رابطہ سیکرٹری رپورٹر: افضل گل

❁ گزشتہ دنوں NYF مظفر آباد یونٹ کی نئی کابینہ کی حلف برداری تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت سلیمان شکری نے کی۔ نئی کابینہ کے نام درج ذیل ہیں: جنید علی سرپرست اعلیٰ، محمد الیاس صدر، امان اللہ بلغاری سینئر نائب صدر، محمد محسن نائب صدر، محسن علی دانش جنرل سیکرٹری، نیاز علی چھوھان ڈپٹی جنرل سیکرٹری، محمد امین ڈوغنی فنانس سیکرٹری، ممتاز علی بلغاری ایجوکیشن سیکرٹری، محمد یوسف ہادی انفارمیشن سیکرٹری۔ رپورٹر: امان اللہ بلغاری

❁ انجمن صوفیہ نوربخشیہ کورنگی گلگت کالونی کراچی کا ایک اہم اجلاس ہوا جس میں سابقہ کابینہ کے ایک سال مکمل ہونے پر کابینہ کو تحلیل کیا گیا اور نئی کابینہ کا چناؤ عمل میں لایا گیا جن کے نام درج ذیل ہیں: غلام محمد صدر، عیسیٰ خان نائب صدر، محمد اشرف جنرل سیکرٹری، ابوذر فنانس سیکرٹری، محمد علی نجم رابطہ سیکرٹری۔ رپورٹر: محمد علی نجم

❁ مدرسہ شاہ ہمدان سکردو میں بزم طلبہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں نئے تعلیمی سال کیلئے بزم طلبہ کا چناؤ عمل میں لایا گیا جو درج ذیل ہیں: محمد یوسف صدر، محمد حسن نائب صدر، شمیم اختر جنرل سیکرٹری، محمد عابدین فیضی نائب جنرل سیکرٹری، شیر علی پریس سیکرٹری، عنایت علی تبلیغ سیکرٹری، محمد ابراہیم سراج خزانچی، محمد جاوید ناظم صلوۃ، احمد نوری ناظم درس و تدریس۔ رپورٹر: شیر علی جگر

انتقال پر ملال و تعزیتی اجلاس

❁ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن اسلام آباد یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت این۔وائی۔ایف اسلام آباد یونٹ کے صدر محمد الیاس نے کی۔ اجلاس میں سیف اللہ، سلیم تصوفی، شبیر حسین معروف، محمد ابراہیم، رحمت علی، محمد اقبال، محمد اکرم اور کثیر تعداد میں نوجوانان این۔وائی۔ایف نے شرکت کی۔ اجلاس میں فخر تصوف، ممتاز عالم الدین، صدر سپریم علماء کونسل صوفیہ نوربخشیہ پاکستان، وممبر قانون ساز اسمبلی گلگت بلتستان محترم الحاج مفتی محمد عبداللہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ مرحوم ایک جید علم الدین تھے۔ گلگت بلتستان میں امن قائم کرنے میں آپ کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ آپ کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس خلا کو پر کرنا ناممکن ہے۔ اجلاس کے آخر میں مرحوم کی روح کی ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ اور مرحوم کے درجات کی بلندی اور سوگواروں کو صبر جمیل کیلئے خصوصی دعا کیا گیا۔

❁ انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کے زیر اہتمام فخر العلماء صوفیہ نوربخشیہ، ممتاز عالم دین، ممبر گلگت بلتستان اسمبلی الحاج مفتی محمد عبداللہ کی روح کے ایصال ثواب کے لیے 7 جون 2013ء بعد از نماز جمعہ قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس میں کابینہ کے ممبرز، مشاورتی کونسل کے اراکین، انجمن کے تمام ممبروں اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ انجمن کی طرف سے جاری تعزیتی بیان کے مطابق مفتی محمد عبداللہ ایک مدبر سیاسی و سماجی شخصیت، اعلیٰ پائے کے عالم دین و مفتی، شریعت پر دسترس اور امن کے داعی تھے۔ ان کی وفات سے صوفیہ نوربخشیہ بالخصوص اور گلگت بلتستان بالعموم ایک ممتاز و نڈر دینی و سیاسی لیڈر سے محروم ہو گئے۔ مرحوم کی سماجی، دینی و سیاسی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انجمن کی طرف سے مرحوم کی ایصال ثواب کے لیے دعائے مغفرت بھی کی گئی اور لواحقین سے اظہار تعزیت کی گئی۔

رپورٹر: جی ایم شاہین، سیکریٹری انفارمیشن

باقی صفحہ نمبر 16 اور 40 پر

نامہ سالک

قارئین کے خطوط

جی ایم شاہین

❁ میں ایک خاموش قاری ہوں اور رسالہ بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ تمام کارکنان کو مبارک باد اور علامہ صاحب کے لیے دعا گو رہتا ہوں۔ اللہ ان کو عمر دراز عطا کرے۔ (سجاد حسین سرموی)

❁ رسالے کی بروقت اشاعت پر تمام ٹیم کو مبارک باد دیتا ہوں۔ میری مضمون کو اشاعت کے قابل سمجھنے پر ادارے کا بہت مشکور ہوں۔ ایک اور مضمون ارسال ہے اشاعت فرمائیں۔ شکریہ۔ (محمد علی کوبنا)

❁ چند ایک مضمون نگار کے علاوہ کسی بھی محقق، علماء یا طالب علم بڑی محنت، جستجو اور عرق ریزی سے مواد جمع کرنے اور تحقیق کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ میری گزارش ہے قلم اٹھائیں اور تحقیق شروع کریں، رسالے کے خریدار بڑھائیں اور اپنے واجبات فوراً بھیجا کریں۔ انہی صورتوں میں رسالہ کے معیار میں بہتری ہوگی۔ انشاءاللہ۔ میرے واجبات شمارہ 109 سے آگے تک کے لیے ایک ہزار روپے ارسال ہے۔ برائے مہربانی رسالہ بھجوائیں۔ شکریہ! (م ش کوروی)

❁ پچھلے شماروں میں اداریہ پڑھتے ہوئے بہت لطف آیا۔ وقت حال کی ترجمانی، ہماری شناخت اور آگاہی رسالے کا مقصود ہوتی ہے۔ یہ سب خوبیاں دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ کارکنان کے دین و دنیا کے حاجات برلائے۔ آمین! (محمد بشیر کوروی)

❁ تمام مضمون نگاروں سے گزارش ہے کہ آفاقیت اور عالمگیریت کو مدنظر رکھتے ہوئے قلم اٹھانے کی کوشش کریں۔ ایک تحقیقی مقالہ ارسال ہے نظر ثانی فرما کر شائع فرمائیں۔ شکریہ! (انور حسن انوری)

❁ نوائے صوفیہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے۔ یہ نہ صرف علم نوربخشیہ بلکہ تمام محبان اسلام کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ ایک رپورٹ ارسال ہے شائع فرمائیں۔ (ثریا اینڈ سمیرا سرگیب)

❁ قراقرم ہاسٹل کے قیام کے افتتاحی تقریب کی رپورٹ بھیج دی ہے شائع فرمائیں۔ (انتظامیہ قراقرم ہاسٹل سکردو)

❁ رسالے کے تمام کارکنان کو سلام۔ NYF ممبروں کے بہت اصرار پر ایک ترانہ لکھا ہے برائے مہربانی رسالے میں جلد از جلد شائع کریں۔ (محمد نعیم ثاقب سلینگی)

❁ رسالہ پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نوائے صوفیہ رہتی دنیا تک سدا آباد رہے۔ تصوف کے پروانوں سے دعا کی خصوصی اپیل ہے۔ (ایڈووکیٹ عباس آزاد کراچی)

❁ ایک مستقل اور خاموش قاری ہوں۔ اہلیان سرمیک کی دینی خدمات پر ایک سروے رپورٹ ارسال خدمت ہے رسالہ میں جگہ عنایت فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ تمام نمائندوں اور قارئین کو سلام (عابد نوری)

❁ تشکر نامہ شائع فرمائیں کیونکہ مخلصین تک پیغام پہنچانے کا یہ واحد ذریعہ ہے۔ بوا عبدالسلام کی جانب سے ہدیہ سلام پیش خدمت ہے۔ (انور علی شہزاد)

❁ رسالہ کا بغور مطالعہ کیا تمام مضامین کو سبق آموز پایا خصوصاً غلام حسن نوربخش کا لکھا ہوا مضمون ''امام الاولیا حضرت علی ابن ابی طالب'' بہت زیادہ پسند آیا۔ میری دعا ہے تمام کارکنان کو اپنی قلمی خدمات جاری رکھنے کی توفیق دے۔ (امان اللہ بلغاری، AJK یونیورسٹی مظفر آباد)

❁ میں ایک خاموش اور پرانا قاری ہوں۔ رسالے کے لیے 500 روپے ارسال خدمت ہے۔ آئندہ سے میرے نام پر اس پتہ پر ارسال کریں۔ شکریہ۔ غلام محمد حقانی تحصیل و ڈاکخانہ ڈغونی بلغار محلہ مرمیونگ۔ (غلام محمد حقانی)

❁ رسالہ بہت شوق سے پڑھتی ہوں۔ بچوں کے نوائے صوفیہ کے لیے ''سنہری باتیں'' ارسال ہے شائع فرما کر مزید خدمت کا موقع بخشیں۔ (لیلیٰ بتول، ڈغونی طاگرونگ)

بحیثیت نمائندہ سرمیک گزارش ہے رسالہ ماہوار شائع کریں۔ جنوری 2013 کا ہدیہ منی آرڈر کے ذریعے بھیج دیا ہے۔ امید ہے مل گیا ہوگا۔ (محمد الیاس، نمائندہ سرمیک)

❁ ایک مضمون اور نظم رسالے کے لیے ارسال ہے قابل اشاعت بنا کر شکریہ کا موقع بخشیں۔ (غلام حسین حال لونکھا)

☆☆☆☆☆

وصولیات

سلیم تصوفی

نمبر	نام نمائندہ، قاری	بذریعہ	رقم
۱	اعجاز بٹ	شبیر معروف	27,000/-
۲	حاجی الطاف حسین تھلوی	خود	1,000/-
۳	حاجی محمد علی تھلوی	دولت علی تھلوی	10,000/-
۴	اسلام آباد مسجد سے	NYF	1,000/-
۵	بوا عبداللہ	خود	1,000/-
۶	اسلام آباد سے	سیف اللہ	2,000/-
۷	شاہ سید ہاسٹل روالپنڈی	NYF	730/-
۸	مظفر آباد کشمیر	NYF	800/-
۹	اسلام آباد مسجد سے	تکمیل حسین	1,340/-
۱۰	محمد الیاس سرمیک	منی آرڈر	1,250/-
۱۱	غلام مہدی ہوا		4,000/-
۱۲	یٰسین کھرکوی	غلام مہدی ہوا	1,000/-
۱۳	غلام محمد حقانی بلغار	ظفر علی آخوند	500/-
۱۴	جی ایم شاہین، علی پور	ظفر علی آخوند	7,740/-
۱۵	سید انور علی	جی ایم شاہین	1,000/-
۱۶	NYF چکری روڈ	عمران سرمیکی	800/-
۱۷	نمائندہ لاہور	علی راجو	3,500/-
۱۸	شیر علی تھلوی واہ کینٹ		500/-
۱۹	ماسٹر محمد حسین بلغار ژھوق		500/-
۲۰	شریف دلشاد یراہ		400/-
۲۱	بوا موسیٰ بلغار یونیپا		250/-
۲۲	اختر نوری بلغاری		500/-
۲۳	غلام محمد سرموں تر کری		900/-
۲۴	NYF خانقاہ چھلو		2,700/-
۲۵	غلام نبی کوقپی چھلو		2,900/-
۲۶	حاجی چوہان چھلو		245/-
۲۷	NYF کراچی	نجم الدین انسوقی	4,800/-

بقیہ تصوف کی خبریں

❁ گزشتہ دنوں سعودی عرب میں مقیم صوفیہ نوربخشیہ کریس کے نوجوانوں نے الحاج مفتی اعظم محمد عبداللہ کی ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اور مفتی صاحب کی مذہبی ودینی خدمات کو سراہا۔

رپورٹر: حاجی نثار یوبگ مقیم سعودی عرب

❁ انجمن فدائیان آل رسول صوفیہ نوربخشیہ کریس کے زیر اہتمام مسجد غوث المتاخرین میں الحاج مفتی اعظم محمد عبداللہ کی ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ،اور علمائے کرام نے مفتی صاحب کی مذہبی، سماجی، اور دینی خدمات کے اوپر روشنی ڈالی۔

رپورٹر: محمد حسن جنیدیؔ

❁ CBH ہاسٹل میں ابوقربان علی چھورتی کی اچانک وفات پر ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مرحوم کے لیے فاتحہ خوانی اور لواحقین کے لیے صبر کی دعا کی گئی۔ رپورٹر: مولانا نثار دانش کوروی

❁ گزشتہ دنوں این وائی ایف پاک کراچی ڈویژن کے میر کارواں جناب مولانا حسن نوری بٹ حسن ایڈوکیٹ صاحب کے کراچی کو خیر باد کہہ کر گاؤں جانے کے موقع پر کراچی کی خوبصورت تعلقہ گلشن اقبال میں ان کے اعزاز میں گلشن اقبال یونٹ کے جوانوں نے ایک الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اور اس موقع پر انھیں بہترین کارکردگی کی بناء پر تمام جوانوں نے زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کی خدمات کے صلے میں بیسٹ پرفارمنس ایوارڈ پیش کیے۔ رپورٹر: محمد شفیع، پریس سیکریٹری، گلشن یونٹ

☆☆☆☆☆